

ماہنامہ الحقیقات

(ربیع الآخر کا شمارہ)



غوثِ اعظم کی بہترین نصیحت

نماز غوشیہ اور مشکلات کا حل



غوثِ اعظم کے متعلق کچھ بے اصل روایات

غوثِ اعظم کی عبادت و ریاضت اور ہماری حالت



غیر اللہ سے مدد مانگنا

وقت کی اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں



عورتوں میں افضل کون؟

غوثِ پاک کی کرامات



کتاب یا رسالے کا نام:

ماہنامہ التحقیقات

(ربیع الآخر کا شمارہ)

دارالتحقیقات انٹرنیشنل

پیشکش:

ماہنامہ

موضوع:

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

ناشر:

PURE SUNNI GRAPHICS

ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:

OCTOBER 2022

سنہ اشاعت:

88

صفحات:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ماہنامہ
التحقیقات
(ریجیٹرڈ آنر کا شمارہ)

ماہنامہ
التحقیقات
(ربیع الآخر 1444ھ)

مدیر:

ابوحنین سید ثقلین صاحب

معاون ماہنامہ التحقیقات:

محمد سلیم رضوی، ابوالبیان القادری، منیر اشرفی،

دانیال سہیل عطاری، علی عمران عطاری

ناشر:

صابیاورچوئل پبلیکیشن

IJMALI FEHRIST

Pg.	By	Title	No.
12	عبد مصطفیٰ (محمد صابر قادری)	غوثِ اعظم کے متعلق کچھ بے اصل روایات	01
21	محمد ثقلین عبدالرحمن ترائی نوری غفرلہ	غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عبادت و ریاضت اور ہماری حالت	02
24	ابوالخیر عبدالحسیب قادری	احکام قبور	03
28	دانیال سہیل عطاری (السنی القادری)	عورتوں میں افضل کون؟	04
31	سگ عطار نعیم رضا	نمازِ غوشیہ اور مشکلات کا حل	05
34	ابوالحسن علی رضا	سلسلہ قادریہ کے 3 بزرگان دین کا مختصر تعارف (قسط اول)	06
36	بنت محمد اکبر	بہنوں کی اپنے بھائیوں سے شفقت	07
40	دانیال رضا کی	غوثِ اعظم رحمہ اللہ کی بہترین نصیحت	08
43	بنت یوسف	غیر اللہ سے مدد مانگنا	09
48	منیر احمد اشرفی عفی عنہ	وقت کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں	10
52	بلال احمد شاہ ہاشمی	تربیت اولاد میں ماں کا کردار	11
55	محمد ہاشم رضامصباحی	برکات مدنی قافلہ - قسط (1)	12
59	عمران اشفاق	کھیل کود کی اہمیت	13
63	ابوحنین سید ثقلین البخاری	غوثِ پاک کی کرامات	14
66	از قلم محمد مجیب قادری	درس حدیث ترجمہ و تشریح	15

69	از: محمد بلال ناصر عطاری	اہل بیت اور مسلک اہل سنت و جماعت (قسط ثانی)	16
73	محمد مجیب قادری	ہم جنس پرستی	17
76	محرر محمد عادل عطاری	بچے اور قرآن پاک	18
79	ابوالخیر عبدالحسیب قادری	بچوں کی کہانی	19
80	حافظ بدرالدین اسحاق عطاری	علملاً اسلام کو اپنائیے!	20

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

9	ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں
11	دارالتحقیقات انٹرنیشنل تعارف و اہداف:
11	دارالتحقیقات انٹرنیشنل کے اہداف:
12	غوثِ اعظم کے متعلق کچھ بے اصل روایات
12	حضور غوثِ پاک اور دھوبی کا جھوٹا واقعہ
13	تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت
14	کیا حضور غوثِ پاک اور سرکارِ غریب نواز کی ملاقات ہوئی؟
15	بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات
16	میرا مرید جنت میں
17	جا تجھے سات بیٹے ہوں گے
18	حضور غوثِ پاک کا خواب
18	کیا غوثِ اعظم کھیل کھیل میں بچے زندہ کرتے تھے؟
19	غوثِ پاک نے کہا کہ "میں اللہ" - ایک روایت
20	غوثِ اعظم اور ایک پرندہ
21	غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عبادت و ریاضت اور ہماری حالت
21	غوثِ پاک اور کثرتِ عبادت:
22	عشاء کے وضو سے فجر کی نماز:
22	نوافل سے محبت:

- 22..... پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید:
- 23..... سیدی غوثِ پاک اور ہمارا کردار:
- 24..... احکام قبور
- 25..... مسلمانوں کی قبروں کی زیارت سنت ہے
- 25..... مزارات پر حاضری کا طریقہ
- 26..... درودِ غوثیہ یہ ہے
- 26..... قبروں پر پاؤں نہ رکھے
- 26..... جو راستہ نیا بنانا ہو اس پر نہ چلے -
- 26..... قبر پر پھول ڈالنا
- 26..... قبر پر اگر بتی جلانا
- 27..... قبر کا طواف
- 27..... قبر کو سجدہ کرنا
- 27..... قبر پر پاؤں رکھنا
- 27..... قبر کے اوپر والی گھاس کاٹنے کا حکم
- 28..... عورتوں میں افضل کون؟
- 29..... افضل ہونے پر چند وجوہات
- 30..... اہم بات
- 31..... نمازِ غوثیہ اور مشکلات کا حل
- 32..... فرمانِ امام اہل سنت
- 32..... نمازِ غوثیہ کا عملی طریقہ

- 34..... سلسلہ قادریہ کے 3 بزرگان دین کا مختصر تعارف (قسط اول)
- 34..... (1) غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- 35..... (2) ابوالفرح محمد یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ:
- 35..... (3) ابوالحسن ہاشمی ہکاری:
- 36..... بہنوں کی اپنے بھائیوں سے شفقت
- 40..... غوث اعظم رحمہ اللہ کی بہترین نصیحت
- 40..... ہر مسلمان پر تین کام لازم ہیں
- 43..... غیر اللہ سے مدد مانگنا
- 43..... سوال۔ استمداد و استعانت کیا ہے؟
- 43..... سوال۔ انبیاء کرام و اولیاء عظام سے توسل کا کیا حکم ہے؟
- 43..... سوال: اس کی کیا دلیل ہے؟
- 44..... حدیث نبوی ﷺ
- 46..... وقت کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں
- 47..... وقت کا قرآنی تصور
- 48..... وقت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:
- 52..... تربیت اولاد میں ماں کا کردار
- 55..... برکات مدنی قافلہ
- 56..... مدنی قافلہ دعوت اسلامی کی اصطلاح میں:
- 56..... سہسپور سے روانگی
- 56..... سفر میں بھی تبلیغ:

- 56..... (1) اجتماعی کوشش:
- 57..... (2) انفرادی کوشش:
- 57..... للوارہ ڈیٹگر پور میں:
- 58..... ظہرانے کی دعوت:
- 59..... کھیل کود کی اہمیت
- 59..... صحت پر کھیل کود کے اثرات
- 60..... شخصیت سازی
- 60..... تخلیقی صلاحیت کا اظہار
- 61..... دوڑ لگانا:
- 61..... لہو و لعب کیا ہے؟
- 63..... کتنا کھیلیں؟
- 63..... نحوٹ پاک کی کرامات
- 66..... درس حدیث ترجمہ و تشریح
- 67..... معنی الحدیث
- 67..... مفردات الحدیث
- 67..... مفہوم الحدیث
- 68..... احکام الحدیث
- 69..... اہل بیت اور مسلک اہل سنت و جماعت (قسط ثانی)
- 73..... ہم جنس پرستی
- 76..... بچے اور قرآن پاک

- 79..... بچوں کی کہانی
- 80..... علملاً اسلام کو اپنائیے!
- 82..... ہماری دوسری اردو کتابیں

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنہیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں **"ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل"** کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر لفظ کی چھان بھینک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا

ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ ایشیل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انہیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

صابیاورچونل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

دارالتحقیقات انٹرنیشنل تعارف و ابداف:

دارالتحقیقات انٹرنیشنل علاقائی لسانی اور عصبی خیالات سے مبرا خالصتہ مذہبی اور اسلامی ٹیم ہے، جس کا مقصود بطور خاص تحریر اور تصنیف کے ذریعے تبلیغ دین کرنا ہے، تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت سے کسے انکار؟ کہ علم جو کہ مردہ قوموں کو زندگی دیتا اور بے مروت لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے، اس علم کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ تحریر و تصنیف ہے لیکن۔۔۔ افسوس تحریر و تصنیف کا سلسلہ بھی قدرے ماند پڑتا جا رہا ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نسل نو کو تحریری ذہن دیا جائے، الحمد للہ عزوجل

دارالتحقیقات کا ایک بنیادی مقصد:

مختلف ممالک کے علمائے کرام اور محرمین حضرات کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا جس کے ذریعے اچھے پیمانہ پر اسلام کی خوب صورت تعلیمات لوگوں تک پہنچ سکیں،

دارالتحقیقات انٹرنیشنل کے ابداف:

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور اسلام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بالعموم دینی کتب کا آسان اور جدید انداز میں ترجمہ، و تشریح کرنا، سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر درس و خطابات کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں تک تعلیمات اسلام پہنچانا، دنیا بھر میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل کی تیاری اور اس کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا،

علماء و طلباء سے گزارش:

علمائے کرام و طلبائے عظام سے التماس ہے کہ ہمارے دست و بازو بنیں، اپنی تحریری صلاحیتوں کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کریں،

احوکم عبد المصطفیٰ سعدی الازہری (جامعۃ الازہر مصر)

رکن دارالتحقیقات انٹرنیشنل

غوث اعظم کے متعلق کچھ بے اصل روایات

از: عبد مصطفیٰ (محمد صابر قادری)

وہ اس سے رجوع کرے اور آئندہ اس روایت کے نہ بیان کرنے کا عہد کرے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو کسی معتمد کتاب سے اس روایت کو ثابت کرے۔

(انظر: فتاویٰ فقیہ ملت، کتاب الشی، ج 2، ص 411)

شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حکایت نہ میں نے کسی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ کسی سے سنی ہے۔ احادیث میں تصریح ہے کہ اگر (مرنے والا) مومن ہوتا ہے تو قبر کے تینوں بنیادی سوالوں کا جواب دے دیتا ہے، منافق یا کافر ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ ہاے ہاے میں نہیں جانتا لہذا یہ روایت حدیث کے خلاف ہے مگر یہ بات حق ہے کہ حضرات اولیائے کرام، ائمہ دین، بزرگان دین اپنے مریدین، معتقدین اور متعلقین کی قبروں میں نکیرین کے سوالات کے وقت تشریف لاتے ہیں

غوث اعظم، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادری جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کثرت سے ایسی روایات بیان کی جاتی ہیں جو جھوٹی اور منگھڑت ہیں۔ یہاں کچھ روایات کی تحقیق بیان کی گئی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

حضور غوث پاک اور دھوبی کا جھوٹا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کا ایک دھوبی تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو قبر میں فرشتوں نے اس سے سوال کیے جیسا کہ سب سے کرتے ہیں۔ اس نے ہر سوال کے جواب میں کہا کہ "میں غوث پاک کا دھوبی ہوں" اور اسے بخش دیا گیا۔

اس روایت کے متعلق فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بے اصل ہے۔ اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے یہ روایت داخل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ وزاری کرنے لگی۔ اس نے آپ سے اپنے شوہر کو زندہ کرنے کی التجا کی۔ آپ نے علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت اس دن قبض کی گئی تمام روحوں کو لے کر آسمان پر جا رہے ہیں۔ آپ نے اسے روکا اور کہا کہ میرے خادم کی روح واپس کر دو تو ملک الموت نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ میں نے یہ روحمیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبض کی ہیں۔

جب ملک الموت نے روح واپس نہیں کی تو آپ نے اس سے روحوں کی ٹوکری (جس میں اس دن قبض کی گئی تمام روحمیں تھیں، وہ) چھین لی! اس سے ہوا یہ کہ جتنی روحمیں تھیں وہ سب اپنے اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں۔

ملک الموت نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی: مولانا تو تو جانتا ہے جو تکرار آج میرے اور عبد القادر کے درمیان ہوئی، اس نے تمام ارواح چھین لیں۔

اور جواب میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

(لخصاً ومنتظماً: فتاویٰ شارح بخاری، کتاب العقائد، ج 2، ص 125، ط دائرة البرکات گھوسی، س 1433ھ)

مفتی اعظم ہالینڈ، حضرت علامہ مفتی عبد الواحد قادری رحمہ اللہ مذکورہ روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ غالباً یہی واقعہ یا اس کے مثل "تفریح الخاطر" میں ہے لیکن اس کے بیان میں تحقیق ضروری ہے۔ یوں ہی مبہم طور پر بلا توضیح کے بیان کرنا خلاف احتیاط ہے جس سے پچنا ضروری ہے۔

(انظر: فتاویٰ یورپ، کتاب الصلوٰۃ، ص 220)

حضرت مولانا محمد اجمل عطاری صاحب اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فقہی ملت کا قول بیان کرتے ہیں کہ روایت مذکورہ بے اصل ہے۔ اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے.... الخ
(انظر: امام الاولیاء، ص 70، ط مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور، س 1433ھ)

تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت

مشہور کتاب "تفریح الخاطر" میں حضور سیدنا

حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے۔

(انظر: فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 630، طر ضافاً بندیشن لاہور)

کیا حضور غوث پاک اور سرکار غریب نواز کی ملاقات ہوئی؟

چند غیر معتبر کتابوں میں اس طرح کے واقعات درج ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور غوث اعظم اور سرکار غریب نواز اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ہوئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کی ملاقات ثابت نہیں۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اس پر سارے مؤرخین کا اتفاق ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال 561ھ میں ہوا ہے، اس پر بھی قریب قریب اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت 537ھ میں ہوئی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز نے 15 سال کی عمر سے علم ظاہری کے حصول کے لیے سفر کیا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت بے شک عبد القادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہیں کیا؟ اگر ایک روح کو واپس کر دیتے تو اتنی رو میں اپنے ہاتھوں سے دے کر پریشان نہ ہوتے۔

(طحا: تفریح الناظر فی مناقب الشيخ عبد القادر، المسقطہ الثامنہ، ص 68، ط قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

اسی روایت کے بارے میں امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا، بس فرق اتنا ہے کہ یہاں خادم کی بیوی کا ذکر ہے اور سوال میں خادم کے بیٹے کا۔ سوال میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ملک الموت نے روح واپس کرنے سے انکار کیا تو حضور غوث پاک نے انہیں ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے ملک الموت کی آنکھ باہر نکل گئی!

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ روایت اہلسنی کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام! احق، جاہل، بے ادب یہ سمجھتا ہے کہ (اس روایت کو بیان کر کے) حضرت غوث اعظم کی تعظیم کرتا ہے

مذکورہ تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سرکارِ غوثِ اعظم اور سرکارِ غریب نوازِ اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ثابت نہیں۔

بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات

چند کتابوں میں حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات کو واپس نکال دیا۔ یہ روایت عوام و خواص میں بہت مشہور ہے لہذا مکمل واقعہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اس روایت پر گفتگو کرتے ہوئے خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات درجہ تو اترا تو کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ امام یافعی نے لکھا ہے کہ "آپ کی کرامات متواتر یا تو اترا کر قریب ہیں اور علما کے اتفاق سے یہ امر معلوم ہے کہ آپ کی مانند کرامات کا ظہور آپ کے بغیر آفاق کے مشائخ

ایک مدت تک آپ سمرقند و بخارا میں علم حاصل کرتے رہے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد مرشد کی تلاش میں نکلے پھر بیس سال تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے۔ بیس سال کے بعد خلافت سے سرفراز فرمائے گئے پھر مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور سرکارِ اعظم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہندستان کی ولایت عطا فرمائی۔

اب حساب لگائیں کہ 15 سال کی عمر تک حضرت غریب نواز اپنے وطن میں رہے اور بیس سال تک علم ظاہر طلب فرماتے رہے تو یہ (15+20) 35 سال ہو گئے۔ 537ھ میں ولادت ہوئی، 35 سال تک علم ظاہر کی طلب میں رہے (537+35) یعنی 572ھ میں آپ نے عراق کا رخ کیا جب کہ سرکارِ غوثِ اعظم کا وصال 561ھ میں ہو چکا تھا یعنی حضرت خواجہ اجمیری نے جب عراق کا رخ کیا اس سے 11 سال پہلے حضورِ غوثِ پاک کا وصال ہو چکا تھا پھر ملاقات کیسے ہوئی؟

(مختصراً و مستطاباً: فتاویٰ شارح بخاری، ج 2، ص 128 تا 131، طوارة)

البرکات گھوسی، س 1433ھ)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ روایت نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں لہذا اس کا انکار نہ کیا جائے۔

(انظر: فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 630، طرہ ضافۃ نیشن لاہور)

معلوم ہوا کہ اس روایت کا کوئی معتبر و مستند ماخذ موجود نہیں اور ایک پہلو یہ ہے کہ یہ قول امام اہل سنت اس روایت کا انکار بھی نہ کیا جائے لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ ایسی روایات کو بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لیے دیگر صحیح روایات کو شامل بیان کیا جائے۔

میرا مرید جنت میں

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدین کے لیے جو بشارتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ میرا مرید بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں وغیرہ،

میں سے کسی سے نہیں ہوا" مگر یہ بارات والی روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درجے کے نہ تھے۔ اکثر میلاد خواں (مقررین) واقف نہ ہونے کی وجہ سے مہمل روایات اولیا و انبیاء کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ یہاں غلط ہے تو بھی ان کی تعریف پوری ہم نے کر دی۔ یہ ثواب کی توقع بھی کرتے ہیں، خیر خدا ان پر رحم کرے۔ ہزاروں کرامات اولیاء اللہ سے اور اصحاب رسول علیہ السلام سے ظاہر نہ ہوئیں تو کیا جھوٹی روایت کہ دینے سے ان کا رتبہ بڑھ جائے گا؟ ہرگز نہیں؛ اصحاب رسول تمام غوث و قطب و اولیاء سے افضل ہیں اور تحقیق سے ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات اکثر اصحاب سے زیادہ ہیں۔ بہر حال یہ روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی ہے اور امکان عقلی سے کوئی امر یقینی نہیں ہو سکتی۔ ہاں جو شخص منکر کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے وہ خطا کار ہو گیا کیوں کہ تواتر سے ثابت ہے۔ (مختصاً: فتاویٰ دیدار، ص 45)

حضرت سیدنا غوث اعظم کی کرامت بتا کر یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یا حضرت مجھے بیٹا دو! آپ نے فرمایا کہ لوح محفوظ میں تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔

عورت نے کہا: اگر لوح محفوظ میں ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتی؟

آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا خدا تو اس عورت کو ایک بیٹا دے دے، جواب آیا کہ لوح محفوظ میں نہیں۔ عرض کیا کہ دو بیٹے دے، حکم ہوا کہ جب ایک نہیں تو دو کہاں سے دوں؟ عرض کیا کہ تین بیٹے دے، ارشاد ہوا کہ ایک بھی نہیں تو تین کہاں سے دوں، اس کی تقدیر میں بالکل نہیں!

جب وہ عورت ناامید ہو گئی تو غوث اعظم نے غصے میں آکر اپنے دروازے کی خاک سے تعویذ بنا کر دے دی اور کہا کہ جا! تیرے سات لڑکے ہوں گے۔ وہ عورت خوش ہو کر چلی گئی اور اس کے سات لڑکے ہوئے۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی

ان کو بیان کرتے ہوئے اعتدال کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عوام الناس کے سامنے یہ یا اس طرح کی باتوں کو اس انداز میں پیش نہ کیا جائے جس سے وہ میدان عمل میں ہتھیار ڈال دیں اور اسی امید پر نیک کاموں کو ترک کر دیں کہ ہمارے لیے تو جنت کی بشارت رکھی ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ان بشارتوں کو چھپایا جائے اور صرف خوف پیدا کرنے کے لیے ایسا طرز اپنایا جائے کہ ایک عام آدمی یہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو ہمارا کچھ ہو ہی نہیں سکتا اور جہنم ہمارے لیے تیار ہے۔ مختصر یہ کہ خوف و امید کے درمیان رہا جائے۔

امام فقیہ ابواللیث نصر سمرقندی حنفی علیہ الرحمہ اسی امر کی بابت لکھتے ہیں کہ واعظ (مقرر) خوف اور امید دونوں کو اپنا موضوع سخن بنائے۔ صرف خوف یا صرف امید کے موضوع پر بیان نہ کرے؛ کیوں کہ ایسا کرنا ممنوع ہے۔

(انظر: بستان العارفين للسمرقندی، ص 58)

جاتھے سات بیٹے ہوں گے

حاصل ہوا تو مذہب حنبلی کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 26، ص 433، رضاناؤنڈیشن لاہور)

کیا غوثِ اعظم کھیل کھیل میں بچے زندہ کرتے تھے؟

ایک روایت تقریروں میں بیان کی جاتی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچپن میں جب بچوں کے ساتھ کھیلتے تو یوں کرتے کہ بچوں کو زمین پر لٹا دیا کرتے پھر انہیں مُردہ بتلا کر لفظ "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ" (یعنی اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا) کہ کر زندہ کر دیا کرتے تھے۔

انھی دنوں ایک عورت کے بچے کا انتقال ہو گیا تو اُسے کسی نے کہا کہ اسے بغداد لے جاؤ وہاں عبد القادر نامی ایک بچّہ ہے جو مُردے زندہ کر دیا کرتا ہے۔

وہ بغداد آئی اور اپنے بچّے کو زندہ بچوں کی صف میں لٹا دیا تو حضور غوثِ اعظم نے "قُمْ بِاِذْنِ

شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ کسی معتبر و مستند کتاب میں نظر سے نہ گزرا اور بہ ظاہر بے اصل اور لغو معلوم ہوتا ہے، ان سے احتراز کرنا چاہیے اور "بہجۃ الاسماء" سے حضرت کی کرامات بیان کرنی چاہئیں۔

(طحطا: فتاویٰ اجملیہ، کتاب الخطر والاباحۃ، ج 4، ص 9)

حضور غوثِ پاک کا خواب

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا (اے عبد القادر) تم میرے مذہب میں آ جاؤ، میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی، اس لیے حضرت غوثِ پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ روایت صحیح نہیں۔ حضور غوثِ پاک ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتهاد مطلق

بالکل مستغرق ہو گئے اور زبان پاک سے کہنے لگے "میں اللہ، میں اللہ"

ذکر کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ حضرت آپ میں اللہ کہہ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اب میں آئندہ ایسا کروں تو آپ لوگ مجھے قتل کر دیں، دوبارہ ذکر ہوا تو پھر آپ نے وہی الفاظ کہے تو لوگوں نے تلوار اٹھا کر مارنا شروع کیا تو الٹا ان لوگوں کے سر میں وار لگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوش میں آئے دیکھتے ہیں کہ سب جگہ خون ہی خون ہے کسی کا ہاتھ کٹا ہے تو کسی کا پیر کٹا ہے تو کسی کا بدن لہو لہان ہے تو غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اور سب صحیح و سالم ہو گئے۔

اس واقعے کے متعلق حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ:

یہ واقعہ میری نظر سے نہ گزرا اور اس کی نسبت سرکار غوث پاک کی طرف صواب سے دور معلوم ہوتی ہے۔ (یعنی اس کی نسبت حضور غوث پاک کی طرف اچھی نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم

اللہ "کہہ کر ٹھوکرماری تو سارے بچے کھڑے ہو گئے، پروہ کھڑا نہ ہوا۔

یہ دیکھ کر حضور غوثِ اعظم نے اُسے "قُم بِاَدْنِي" (یعنی میرے حکم سے کھڑا ہو) کہا تو وہ زندہ ہو گیا۔ بعض لوگ اس واقعے کی نسبت شمس تبریز کی طرف کرتے ہیں۔

اس روایت کے بارے میں حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ واقعے کی نسبت غوثِ پاک کی طرف ہو یا شمس تبریز کی جانب، امام (جس نے اسے بیان کیا اُس) پر ثبوت دینا بہر حال لازم، اگر ثبوت دے تو خیر ورنہ بے توبہ و رجوع (جب تک توبہ و رجوع نہ کرے) اُسے امام بنانا گناہ۔

واللہ اعلم

(فتاویٰ تاج الشریعہ، جلد 4، صفحہ 106)

غوث پاک نے کہا کہ "میں

اللہ" - ایک روایت

کہا جاتا ہے کہ ایک بار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کر رہے تھے اور ان کے مریدین بھی شامل تھے۔ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے جو جملہ کہا تھا کہ یہ ہلاک ہو جائے تو اس سے مراد اسے مارنا نہیں تھا، یہ کہتے ہوئے آپ نے اسے اپنے پیر سے ٹھوکر ماری اور وہ زندہ ہو کر اڑ گیا!

نہ جانے ہمارے مقررین کو یہ روایتیں کن کتابوں میں مل جاتی ہے! بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بیان کرنے لگتے ہیں۔ اب ذرا بتائیے کہ کیا غوث اعظم کی مراد کو اللہ تعالیٰ کی ذات بھی نہیں پہنچ سکتی؟ اس واقعے سے اور کیا سمجھ آتا ہے؟ ایسی روایت اگر کسی کتاب میں ہے بھی تو پہلے دیکھنا ہوگا کہ وہ مستند ہے یا نہیں کیوں کہ حضور غوث اعظم کی سیرت کے نام پر بہت سی غیر معتبر کتابیں بازاروں میں موجود ہیں جن میں جھوٹی روایات بھری پڑی ہیں اور اگر کسی معتبر کتاب میں یہ واقعہ موجود بھی ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ وہاں یہ روایت کن الفاظ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کتابوں میں کچھ ہوتا ہے اور بیان کرنے والے اسے اس طرح بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں کہ اس کی شکل و صورت بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ان معاملات

ایسے واقعات بیان کرنے والوں کو چاہیے کہ معتبر حوالہ بھی پیش کریں جو کہ مقررین کے پاس ہوتا نہیں۔

اور اس طرح کے واقعات اگر کسی معتبر کتاب میں مل بھی جائے تو اس طرح بیان کرنا مناسب نہیں بلکہ تشریح اور توضیح کے ساتھ بیان کیا جائے ورنہ یہ غیروں کو اعتراض کرنے کا ایک موقع دینے جیسا ہوگا۔

غوث اعظم اور ایک پرندہ

آج ایک مقرر کو سننا ہوا جو یہ واقعہ بیان کر رہے تھے کہ غوث اعظم تقریر فرما رہے تھے کہ ایک پرندہ محفل کے قریب سے آوازیں کرتا ہوا گزرا، حاضرین کی توجہ ادھر چلی گئی تو غوث اعظم کو یہ بات پسند نہیں آئی، آپ نے کہا کہ یہ جو بھی (پرندہ) ہے وہ ہلاک ہو۔ اتنا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پرندہ زمین پر گر پڑا، جب اسے دیکھا گیا تو وہ مر چکا تھا۔

حاضرین نے کہا کہ یہ تو مر چکا ہے تو غوث اعظم کہنے لگے کہ میرا مقصد اسے مارنا نہیں تھا، میں

میں بیداری کا ثبوت پیش کریں۔ ایسے مقررین کی وجہ سے اہل سنت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عبادت و ریاضت اور ہماری حالت

از: محمد ثقلین عبدالرحمن ترابی نوری غفرلہ

اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبہ اصلاحِ امت، فکرِ آخرت، حسنِ اخلاق، زہد و تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفو و درگزر، صبر و شکر، محبتِ الہی، محاسبہ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ کے پیکر ہوتے ہیں، ان تمام اوصاف پر کلام کرنے کے لیے کئی صفحات درکار ہیں، ہمارا موضوع "غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی عبادت و ریاضت اور ہماری حالت" ہے۔

غوثِ پاک اور کثرتِ عبادت:

حضرت شیخ محمد بن ابوالفتح ہروی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں

ماہِ رَبِيعِ الْاٰخِرِ کی گیارہویں تاریخ کو قُطْبِ رَبَّانِي، محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، قَدَمِیْلِ نُورَانِي، شہبازِ لامکانی سَيِّدُ الْاَلْقِيَاءِ، غوثِ اعظم، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدْسِ سَيِّدَانَا النُّوْرَانِي سے خاص نسبت ہے، اس لیے دنیا بھر میں عاشقانِ غوث و رضا بڑی گیارہویں شریف بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مقام اولیاء میں ایسا ہی ہے جیسے سرکارِ دو عالم، نبی مکرم، شَفِيعُ اُمَّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا انبیاء میں ہے، کسی نے خوب کہا ہے:

"غوثِ اعظم در میان اولیاء،

چوں محمد در میان انبیاء"

(رضی اللہ عنہ، صلی اللہ علیہ وسلم)

کی نماز ادا فرماتے۔

نوافل سے محبت:

آپ کا معمول یہ بھی تھا کہ جب وضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وضو فرما لیتے اور وضو کر کے دو رکعت تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ ادا فرماتے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُورَةُ الرَّحْمٰنِ يَا سُوْرَةُ الْاٰمْرِ بِالْاِحْسَانِ کی تلاوت کرتے، اگر ”سُوْرَةُ الْاِحْلَاصِ“ پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی۔

منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔

پندرہ سال تک برات میں

ختم قرآن مجید:

حضرت غوث ال ثقلین رضی اللہ عنہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے،

منقول ہے کہ سیدی غوث ال ثقلین رضی اللہ عنہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآن مجید کا ختم کیا کرتے رہے۔

اگر بتقاضائے بشریت سونا ضروری ہوتا تو اول

حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکْر و اذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ ارادو وظائف پڑھتے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ دو سراسر حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ و مشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔

عشاء کے وضو سے فجر کی

نماز:

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے چالیس سال اس حال میں گزارے کہ آپ عشاء کے وضو سے فجر

فرماتے ہیں:

"غوثِ اعظم امامِ اثنی عشریؒ،

جلوہِ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام"

سیدی غوثِ پاک اور ہمارا

کردار:

قارئین کرام! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔

☆ غوثِ پاک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا معمول تھا کہ دن و رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیوں نہ جانے کن کن فضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں،

☆ غوثِ پاک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بہت بڑے ولی اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گزار کر بڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہو رہے،

☆ غوثِ پاک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ساری زندگی

شب میں تھوڑا سا سوجاتے پھر جلد ہی اٹھ کر عبادتِ الہی میں مشغول ہو جاتے، غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الہی میں گزرتی تھیں، نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے، رات کے وقت کبھی دولت کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے، خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لیے کیوں نہ حاضر ہوتا۔ روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے (آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ملتا ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھا)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"غوثِ اعظم متقی ہر آن میں،

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں"

بعض اوقات درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض قَائِمِ اللَّيْلِ اور صَائِمِ النَّهَارِ رہنا (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادت بن چکی تھی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں
زندگی گزاریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے
صدقہ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی
توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اپنے نانا جانِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّم کی سنتوں کی اتباع میں گزارنی جبکہ ہم نہت
نئے فیشن اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں۔

الغرض! ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہم نے زندگی کو
کھیل کو دیکھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے
سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج
میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں

ماخوذ از: بہجۃ الامصار، تفریح الخاطم، سیرت غوث الثقلین (بتخیر قلیل وکثیر)

احکام قبور

ابوالخیر عبدالحسیب قادری

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
: " كُنْتُ مَهَيِّئُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ
فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا، وَتَذَكِّرُ
الْآخِرَةَ".

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے
میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم
قبروں کی زیارت کرو گے کہ وہ دنیا میں بے رغبتی
کا سبب ہے آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج 1 رقم الحدیث 1559)

زیارتِ قبورِ آخرت کی یاد دلاتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " زُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا
تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ". سنن ابن ماجہ ج 1

رقم الحدیث 1557

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا قبروں کی زیارت کیا کرو بے شک وہ آخرت
کی یاد دلاتی ہیں۔

میں پابنتی (قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر مُواجہہ (چہرے کے سامنے) میں کھڑا ہو اور متوسط (درمیانی) آواز بآداب سلام عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِي وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ

پھر درودِ غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار،

آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار،

پھر درودِ غوثیہ سات بار اور وقتِ فرصت ہے تو سورۃ یٰسین اور سورہ ملک بھی پڑھ

کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے دعا کرے

کہ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ! اس قراءت پر مجھے اتنا ثواب دے

جو تیرے کرم کے قابل ہے نہ اُتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اُسے میری طرف سے اس

بندہ خدا مقبول کو نذر پہنچا پھر اپنا جو مطلب جائز

شرعی ہو اُس کے لئے دعا کرے اور صاحبِ مزار

کی روح کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ

قرار دے، پھر اسی طرح سلام کر کے واپس

آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے اور

شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہداءِ احد علیہم رضوان کی مبارک قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔

(مصنف عبدالرزاق ج 3 رقم الحدیث 6845)

مسلمانوں کی قبروں کی

زیارت سنت ہے

قبورِ مسلمین کی زیارت سنت اور مزارات اولیاء کرام و شہداء عظام رحمہم اللہ کی حاضری بر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مندوب (فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 532)

ہر ہفتے میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں افضل روز جمعہ ہے وقت صبح ہے (بہار شریعت ج 1 ص 848)

مزارات پر حاضری کا طریقہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددِ دین و ملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ مزارات پر حاضری کی تفصیل یوں ارشاد فرماتے ہیں: ”مزارات شریفہ پر حاضر ہونے

اجتناب کریں

مزار شریف یا قبر کی زیارت کے لئے
جاتے ہوئے راستے میں فضول باتوں میں
مشغول نہ ہو۔

(فتاویٰ عالمگیری ج 5 ص 350)

قبر پر پھول ڈالنا

قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر
رہیں گے تسبیح کریں گے میت کا دل بہلے گا۔

قبر پر اگر بتی جلانا

قبر کے اوپر اگر بتی نہ جلائی جائے اس میں
سوئے ادب (بے ادبی) اور بد فالی ہے ہاں
اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے قبر
کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا
محبوب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 486)

نہ کوئی تالی (قرآن مجید کی تلاوت کرنے
والا) یا ذاکر (اللہ کا ذکر کرنے والا) ہو بلکہ صرف
قبر کے لیے جلا کر چلائے تو ظاہر منع ہے اسراف
واضاعت مال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 482)

اگر بغرض حاضرین وقت فاتحہ خوانی یا

طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام

(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 523 رضافاؤنیشن)

درود غوثیہ یہ ہے

اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد
معدن الجود و الکرّم و آلہ و بارک و سلم

قبروں پر پاؤں نہ رکھے

قبرستان میں اس عام راستے سے جائیں
جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ
تھیں،۔ فتاویٰ عالمگیری میں امام علی ترجمانی سے
ہے

یأثم بوطء القبور لان سقف القبور
حق المیت

یعنی قبروں پر چلنا سے گناہ گار ہوگا اس لیے کہ قبر
کی چھت میت کا حق ہے

جوراستہ نیا بنابوا بواں پر

نہ چلے۔

ان السرور فی سکتة فحادثة دیکھا حرام
(قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا
ہو اس پر چلنا حرام ہے (ردالمحتار ج 1 ص 612)

زیارتِ قبور جاتے ہوئے فضول گفتگو سے

قبر کے اوپر والی گھاس کاٹنے کا حکم

مقبرے کی گھاس (سبز) کاٹنا مکروہ ہے کہ جب تک کہ وہ (گھاس سبز) تر رہتی ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ اس (سبز گھاس) سے اموات کا دل بہلتا ہے اور ان پر رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے ہاں خشک گھاس کاٹ لینا جائز ہے مگر وہاں سے تراش کر جانوروں کے پاس لے جائیں۔ اور یہ ممنوع ہے کہ انھیں (جانور) قبرستان میں چھوڑ دیں۔
(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 443)

تلاوت قرآن عظیم و ذکر الہی سلگائیں تو بہتر و مستحسن ہے (فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 483)

قبر کا طواف

قبر کا طواف منع ہے

(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 568)

قبر کو سجدہ کرنا

قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہو تو کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 432)

قبر پر پاؤں رکھنا

قبر پر پاؤں رکھنا گناہ ہے کہ سقف قبر بھی

حق میت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 9 ص 475)

عورتوں میں افضل کون؟

تحریر: دانیال سہیل عطاری (السنی القادری)

محبوب کریم ﷺ کی ازواج پاک ہر زمانہ کی بیویوں سے افضل و بہتر ہیں۔

(3) جیسے بنی اسرائیل کے لیے فرمایا گیا۔

("ہم نے تم کو تمام عالم والوں پر فضیلت دی۔")

(البقرہ 47)

تو اس زمانے کے لوگوں پر واقعی وہ افضل تھے۔ اور اب غلامان مصطفیٰ سب امتوں سے افضل ہیں۔

■ "اس میں کلام ہے کہ حضرت فاطمہ افضل ہیں یا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما۔"

"بعض لوگ کہتے ہیں سیدہ کائنات حضرت فاطمہ افضل ہیں اور بعض کہتے ہیں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ افضل ہیں اس آیت کی

وجہ سے۔

بلکہ تمام صاحبزادیوں سے تمام ازواج مطہرات افضل ہیں۔ کیوں کہ اس آیت میں کسی کی قید نہ

رب العالمین قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے!

"يُنْسَأُ النَّبِيَّ لَسُنَّتٍ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ"

(الاحزاب، 32)

ترجمہ :- "اے نبی کی بیویو! تم اور (دیگر) عورتوں جیسی نہیں ہو۔"

یہ آیت مبارکہ محبوب کریم ﷺ کی نعت پاک ہے۔ اس میں فرمایا کہ اے ہمارے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، تمہارے درجات اور تمہارے احکام جدا گانہ ہیں مگر یہ درجات و فضائل کس لیے ہوئے، اس لیے کہ تم نبی علی الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں ہو۔

اس آیت کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے:

(1) "محبوب کریم ﷺ کی بیویاں تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ یہاں (النساء) میں کوئی قید نہیں۔

(2) حضرت مریم و حضرت آسیہ زوجہ فرعون اور

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اپنے اپنے وقت کی عورتوں سے افضل تھیں۔ لیکن حضور

آتی تھی۔

محبوب کریم ﷺ کا وصال شریف آپ (حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ) کے سینہ مبارک اور گود شریف میں ہوا۔ آپ کے حجرہ میں ہی نبی پاک آرام فرما ہیں۔ اور آپ کا حجرہ تمام فرشتوں انسانوں اور جنات کی زیارت کا گاہ بنا۔

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ

جن کے حجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگزین

وہ جو ہے سورہ نور جن کی گواہ

ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام"

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ازواج پاک سے افضل ہیں۔

افضل ہونے پر چند وجوہات

■ " ایک تو یہ کہ ان کا خمیر خون خیر الرسل سے ہے، یعنی ان کی طہارت ذاتی ہے۔ کیونکہ جزء مصطفیٰ ہیں۔ اور ازواج کی خارجی۔ "

■ " دوسری یہ کہ حضرت فاطمہ تمام جنتی عورتوں بیبیوں کی سردار ہیں، اسی لیے ان کا لقب سیدۃ النساء ہے۔ اور جنتی بیبیوں میں

لگائی، دوسرا یہ کہ صاحبزادیاں اولاد ہیں اور ازواج مطہرات والدات اور والدہ مخدومہ ہوتی ہے۔ "

■ " جنت میں حضرت عائشہ صدیقہ و دیگر ازواج مطہرات حضور محبوب کریم ﷺ علیہم الرضوان کے ساتھ مقام فرمائیں گیں۔ اور حضرت فاطمہ سیدنا مولا علی کے ساتھ۔ ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادیوں سے ازواج مطہرات افضل ہیں۔

حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ صدیقہ تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ حضرت خدیجہ سے محبوب کریم ﷺ کی اولاد پھیلی۔ اور محبوب کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔ اور ہر بار حضرت خدیجہ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم و فضل میں تمام عورتوں میں بے مثل کہ صحابہ کرام کے علمی اختلاف کا آپ فیصلہ فرماتی تھیں۔ محبوب محبوب رب العالمین ﷺ آپ کا لقب ہوا۔ آپ کے مبارک بستر پہ محبوب کریم ﷺ کو وحی

اہم بات

"فیصلہ یہ ہے کہ اولاً تو ان امور میں بحث نہیں کرنی چاہیے، جیسا کہ (شامی نے باب الففو) میں نقل فرمایا۔ بلکہ دونوں حضرات (حضرت فاطمہ و حضرت عائشہ) ہماری آقا ہیں، ایک تو محبوب کریم ﷺ کی محبوبہ اور دوسری محبوب کریم ﷺ کی لخت جگر ہیں۔ اگر قیامت کے دن کسی کا بھی نعلین پاک ہاتھ آجائے تو ہم فقیروں کا بیڑا پار ہے۔"

"اگر فیصلہ ہی کرنا ہے تو۔۔۔۔۔ یوں کہہ لو۔۔۔ کہ بعض لحاظ سے حضرت خاتونِ جنت افضل ہیں اور بعض لحاظ سے عائشہ صدیقہ افضل ہیں۔"

(شان حبیب الرحمن من آیات القرآن)

حضرات امہات المؤمنین بھی داخل ہیں۔"

■ "تیسری یہ کہ حضرت فاطمہ محبوب کریم ﷺ کی ہم شکل ہیں۔"

■ "چوتھی یہ کہ حضرت فاطمہ ناپاکی (جو عورتوں میں ہوتی ہے) سے پاک ہیں۔ اسی لیے ان کو "زہر ایا بتول یا فاطمہ" کہتے ہیں، زہرا کے معنی:- جنت کی کلی۔

فاطمہ و بتول کے معنی:- دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا سے بے تعلق۔

"بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا

کہ دنیا میں رہیں اور دیں پنا جنت کی گہت کا"

محبوب کریم ﷺ حضرت خاتونِ جنت کے جسم مبارک کو سونگھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

نمازِ غوثیہ اور مشکلات کا حل

از: سگِ عطار نعیم رضا

اُن بزرگانِ دین کے اعمالِ صالحہ میں سے ایک حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور آپ کے اصحاب (ساتھیوں) کا عملِ مبارک صلاۃ الاسرار (نمازِ غوثیہ) بھی ہے جس کے ادا کرنے کے کافی فضائل و برکات کتابوں میں مذکور ہیں، یہاں ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی ادائیگی کا طریقہ کار اور فضائل و برکات بیان کیے جائیں گے تاکہ ہمارے دل اس کی طرف راغب ہوں اور ہم اسلاف کے نقشِ قدم پر چلیں۔

قضائے حاجت یعنی اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے ایک مجرب (آزمایا ہوا) عمل اور وظیفہ صلاۃ الاسرار (نمازِ غوثیہ) بھی ہے، اس نماز کی ادائیگی کے فضائل و برکات کتب و رسائل میں بیان ہوئے ہیں، علماء و مشائخ نے اس نماز کا اپنی کتب میں تذکرہ بھی کیا ہے۔ جن میں سے کچھ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں، اس نماز کا تذکرہ کرنے والے بزرگانِ دین:

اللہ تعالیٰ کے نیوکار و متقی بندوں کی صحبت بندے کو نیک بنا دیتی ہے اور ظاہر و باطن سنوار دیتی ہے، اسی طرح ان کی صحبت اختیار کرنا، انہوں نے جو نیک کام کئے، انہوں نے جو عبادتیں و ریاضتیں کیں اُن کو اپنانا بخشش و مغفرت کا سامان ہے۔ کیونکہ یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و رضوان کی بارشیں کی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کلامِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۗ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا۔

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

کے بعد سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ عزوجل کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ (غوث پاک کے حالات صفحہ نمبر 87)

فرمانِ امام اہل سنت

(فرمانِ امام اہل سنت، مجددِ اعظم مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ)
فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام کی معمولی اور قضائے حاجات و حصول مرادات (مقاصد کے حصول) کے لئے عمدہ طریق مرضی (پسندیدہ) و مقبول اور حضور پر نور غوثِ الکوئین غیاثِ الٹقلدین صلوات اللہ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ سے مروی و منقول، اجلہ علماء و اکابر بر ملا اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم معتبر رکھتے آئے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 7، ص 572، رضا فاؤنڈیشن)

نمازِ غوثیہ کا عملی طریقہ

1: امام ابو الحسن نور الدین علی بن یوسف علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ بھجۃ الاسرار شریف میں اسے ذکر کیا ہے۔

2: شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے زبدۃ الآثار میں اسے ذکر کیا ہے۔

3: امام عبد اللہ یافعی مکی علیہ الرحمہ نے۔

4: فاضل کامل مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے نزہۃ الخاطر میں ذکر کیا ہے۔

5: سید شاہ ہمزہ عینی قادری علیہ الرحمہ نے کاشف الاستار شریف میں اسے ذکر کیا ہے وغیرہم۔

(فرمانِ حضور غوثِ الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر البزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے تو اس کی وہ مصیبت جاتی رہے گی اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو اس کی وہ تکلیف جاتی رہے گی" پھر فرمایا کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام

(ترجمہ: اے جن وانس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف) (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔)

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگئے۔

نوٹ: (عربی دعاؤں کے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں)
(مدنی فتح سورہ صفحہ نمبر 284)

اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت فرماتے ہیں:
حسن نیت ہو، خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے اسلاف بزرگان دین کی محبت والفت اور ان کے طریقہ پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل نماز پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے، سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے (مثلاً حمد و ثنا کی نیت سے سورۃ الفاتحہ پڑھ لے) پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اغْثِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

ترجمہ: (اے اللہ عزوجل کے رسول! اے اللہ عزوجل کے نبی! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔)

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے:

يَا عَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيمَ الظَّرْفَيْنِ اغْثِنِي
وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ
الْحَاجَاتِ.

سلسلہ قادریہ کے 3 بزرگان دین کا مختصر تعارف (قسط اول)

تحریر: ابوالحسن علی رضا

ماجد سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست، والدہ ام الخیر فاطمہ۔ آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ آپ کی روحانی نسبت براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ہے۔

سلسلہ طریقت میں آپ نے شیخ ابوسعید مخزومی، شیخ ابوسعید سامی اور دیگر مشائخ عظام سے خرقہ (صوفیانہ لباس) حاصل کیا ہے آپ کی نسبت حضرت معراج کرنی رحمہ اللہ سے ہوتی ہوئی امام موسیٰ علی رضا رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ آپ اکثر خضر علیہ السلام سے ربط و ضبط رکھتے تھے حضرت امام شافعی و امام احمد رحمہما اللہ البین کے مذہب پر فتویٰ دیا کرتے تھے، مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل کے مزار پر حاضری کے لیے گئے تو دیکھا امام احمد بن حنبل مزار سے باہر تشریف لے آئے اور آپ سے بغل گیر (گلے ملنا) ہو کر فرمایا:

"اے عبدالقادر میں علم شریعت اور علم حقیقت

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء و رسل اس دنیا میں تشریف لائے سب نے راہ ہدایت کے بھٹکے ہوئے بندگانِ خدا کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کا فریضہ انجام دیا اگرچہ یہ سلسلہ ختم ہوئے تقریباً چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ان کے خلفاء، صحابہ، تابعین و تبع تابعین پھر تمام سلسلے کے مشائخ و علماء انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے اپنا فرض بخوبی نبھاتے رہے، انہیں میں سے مشہور ترین سلسلہ قادریہ بھی ہے جس کے 3 بزرگان دین کا مختصر تعارف (قسط اول) کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے

(1) غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یکم رمضان المبارک 417ھ کو پیدا ہوئے نام عبدالقادر، کنیت ابو محمد، لقب محی الدین، والد

مرجع خاص وعام ہے
اللہ کریم ان کے صدقے تمام مسلمانوں کی بے
حساب مغفرت فرمائے!

(3) ابوالحسن ہاشمی بکاری:
آپ کا نام "علی"، کنیت "ابوالحسن" آپ کا سلسلہ
نسب نبی کریم صلی اللہ وسلم کے چچا اور رضاعی
بھائی حضرت زید ملقب (ابوسفیان) سے ملتا ہے
، جمیع علوم پر مہارت حاصل تھی شیخ ابوالعلاء سے
ملے، اور حدیث سنی اور اپنے زمانے میں لقب
شیخ الاسلام سے مشہور ہوئے صائم الدھر، قائم
اللیل، صاحب کرامت تھے، بعد نماز عشا سے
نماز تہجد تک 2 ختم قرآن پاک کیا کرتے تھے۔

آپ نے ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ سے
شرف بیعت حاصل کی، معاصرین علماء کرام کے
نام یہ ہیں امام غزالی حافظ دارقطنی ابن جنی (نحوی)
، ابن سینا، امام بیہقی وغیرہ، وصال 1 محرم الحرام
486ھ کو ہوا مزار شریف بغداد میں مرجع خاص
وعام ہے

اور علم طریقت میں تیرا دست نگر (حاجت مند)
ہوں۔"

اور اقطاب و ابدال و اوتاد کا تقرر اور معزولی آپ
کے اختیار میں تھی۔ ہفتہ میں تین بار وعظ
فرماتے، آپ کے خلفا کی تعداد جو معلوم ہو سکی وہ
53 ہے آپ کا وصال 11 ربیع الثانی 561ھ بغداد
میں ہوا، مزار شریف بغداد میں مرجع خاص وعام
ہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی ان کی تعلیمات پر عمل پیرا
ہو کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(2) ابوالفرح محمد یوسف

طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ:

آپ جامع العلوم اور شیخ الطریقت تھے، آپ کی
ولادت طرطوس میں ہوئی، متوکل اس قدر تھے
کہ دنیا کی طرف رغبت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا
اور آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے 14 ویں
شیخ ہیں، ولی کامل، عالم و فاضل، جمیع علوم ظاہری و
باطنی اور صاحب کرامت تھے وصال 3 شعبان
المعظم 447ھ میں ہوا مزار شریف عراق میں
(تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، محمد صادق قصوری)

بہنوں کی اپنے بھائیوں سے شفقت

از قلم: بنت محمد اکبر

اعوان وانصار ایک ایک کر کے شہید ہو گئے، تنہا ایک حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، دوسری طرف حرم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواتین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں، سوگوار مائیں اور آشفتنہ حال بہنیں ہیں، جن کے بھائیوں، بھتیجیوں اور بھانجیوں کی بے گور و کفن لاشیں سامنے موجود ہیں، عورت ذات کے دل کا آگینہ یونہی نازک ہوتا ہے زرا سی ہٹس جس جو برداشت نہیں کر سکتا، آہ!! آج اس پر پہاڑ ٹوٹ پڑے،، امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی بہن کو تسکین دیتے ہیں کبھی شہر بانوں کو تلقین فرماتے ہیں تو کبھی کمسن بہنوں کو اور لاڈلی شہزادیوں کو یاس بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے، پھولوں کی پنکھڑیوں پر قدم رکھنے والی شہزادیاں آج انگاروں پر لوٹ رہی ہیں جنکے اشارہ ابرو سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آتا ہے آج انہی کے ارنانوں کا سفینہ نظر کے سامنے ڈوب رہا

دنیا میں کسی بھی مذہب میں والدین یا شوہر کے ترکہ میں عورتوں کا کوئی حق ناکھا اور اب تک بھی اسلام کے سوا کسی مذہب نے عورت کو ترکہ میں کسی کا حقدار نہیں ٹھہرایا، یہ اسلام ہی ہے جس نے ہمارے دلوں میں آپس میں محبت و الفت ڈالی ہے، جہاں دیگر رشتوں میں محبت کا انداز جداگانہ ہے،، اسی طرح اگر بات کی جائے بہنوں کی اپنے بھائیوں سے محبت کے بارے کی تو بہنوں کا تو انداز ہی والہانہ، مشفقانہ اور محبت بھرا ہوتا ہے، اس بات کا اندازہ ہماری اسلام کی شہزادی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بہن حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درج ذیل واقع سے بھی لگایا جاسکتا ہے،،، یہ اس وقت کی بات ہے جب کوفیوں نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے رفقاء کو دھوکہ سے کوفہ بلوایا، صبح سے دوپہر تک خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام چراغ جملہ

ہے اور زبان نہیں کھلتی،، دیکھنے والی آنکھیں اپنے امیر کشور کو اپنے مرکز امید کو، اپنے پیارے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں، کہ ایک نشانے پر ہزاروں تیر چلے، تلواریں بے نیام ہوئیں نیزوں کی انی چمکی اور دیکھتے ہی دیکھتے بہن کا چاند حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہن میں اگئے، (اناللہ وانا الیہ راجعون) زخموں سے چور خون میں شرابور سیدہ کا راج دلارا جیسے ہی فرش پر گر اکانات کا سینہ دہل گیا، ابن سعد کے حکم سے یزیدی فوج کے دس نایکاروں نے سیدہ کے لخت جگر کی نعش کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیمہ سے یہ لرزا خیز منظر دیکھ کر بلبلا اٹھیں،،، آخر بہن تھیں، بھائی کی حالت کیونکہ برداشت ہو سکتی تھی اور چیخ مار کر زمین پر تشریف لے آئیں، زندگی کی یہ پہلی سوگوار اور اداس رات تھی جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور زوجہ شہربانور رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کاٹے نا

کٹ رہی تھی رات بھر سکیوں کی آوازیں آتی رہیں، آہوں کا دھواں اٹھتا رہا اور روحوں کے قافلے اترتے رہیں، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حال سب سے زیادہ رقت انگیز تھا اور بھلا کیوں نا ہوتا،؟؟ جب اپنے ہی بھائی کو اپنی ہی آنکھوں کے سامنے اس طرح دلخراش تکالیف دی جائیں اور ان ظالموں نے صرف تکالیف ہی پر بس نا کیا بلکہ انہوں نے تو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا، اس وقت صدمہ کی حالت میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینے کی طرف منہ کر لیا اور دل ہلا دینے والی آواز اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر آسمان کے فرشتوں کا سلام ہو یہ دیکھئے آپ کا لاڈلا حسین ریگستان میں پڑا ہے خاک و خون میں آلودہ ہے تمام بدن ٹکڑے ٹکڑے ہے، نعش کو گورو کفن بھی میسر نہیں ہے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی تمام اولاد قتل کر دی گئی ہو ان پر

پڑی وہ انہیں بھی قتل کرنا ہی چاہتا تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے قرار ہو کر چیخ اٹھیں میں تجھے خدا کا واسطہ دیتی ہوں اگر تو اس بچے کو قتل کرنا ہی چاہتا ہے تو مجھے بھی اس کے ساتھ قتل کر ڈال

اللہ اللہ زرا دیکھیے تو سہی بہن کی اپنے بھتیجے سے محبت کا عالم،،

ابن زیاد پر دیر تک سکتے کا عالم طاری رہا اس نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا خون کا رشتہ بھی کیسی عجیب چیز ہے واللہ مجھے یقین ہے کہ یہ سچے دل سے لڑکے کے ساتھ قتل ہونا چاہتی ہے ابچھا اسے چھوڑ دو یہ بھی اپنے خاندان کی عورتوں کے ساتھ جائے،

آخر میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواہش پر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک انکے حوالے کر دیا گیا بہن اپنے بھائی کا سر گود میں رکھ کر بلبلا تیں،، پھر روضہ رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فریاد کی،، *نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھیے،، اب

خاک اڑا رہی ہے آپ کی بیٹیاں قید میں، ہاتھ بندھے ہوئے ہیں مشکلیں کسی ہوئی ہیں پر دیس میں کوئی ان کا یار و شناسا نہیں نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیہموں کی فریاد کو پہنچنے،،

بہنوں کی شفقتیں صرف انکے بھائیوں تک ہی محدود نہیں ہوتیں بلکہ انکی اولاد پر بھی مصائب دیکھ کر تڑپ جاتی ہیں، ان پر بھی جان نچھاور کر ڈالتی ہیں، جیسا کہ ہماری اسلام کی شہزادی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن اور امام زین العابدین کی پھوپھی کا حال تھا، جس وقت عابد بیمار اپنی والدہ اور پھوپھی کے ساتھ بخار کی شدت اور ضعف کی حالت میں تھے، اونٹ سے اترتے وقت غش آگیا اور بے حال ہو کر زمین پر گر پڑے سر زخمی ہو گیا، خون کا فوارہ چھوٹنے لگا یہ دیکھ کر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے تاب ہو گئیں دل بھر آیا ڈبڈباتی آنکھوں کے ساتھ کہنے لگیں *، آل فاطمہ میں ایک ہی عابد بیمار کا خون محفوظ رہ گیا تھا چلو اچھا ہوا کوئی زمین پر یہ قرض بھی ادا ہو گیا،

پھر جب ابن زیاد بد نہاد کی نظر عابد بیمار پر

میں جذب کرنے کے لیے مامتا کے اضطراب میں وہ بھی کسی مخفی گزرگاہ سے اپنے باباجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حریم پاک تک آگئی ہوں،، اس واقع سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بھائیوں کے لیے بہنیں اس قدر فکر مند ہوتی ہیں کہ چوٹ بھائی کو لگے درد بہن کو، گر بھائی پریشان ہوں راتوں کی نیندیں بہنوں کی اڑیں،،

اللہ پاک بہنوں اور بھائیوں کی محبتیں سلامت رکھے انہیں ایک دوسرے کا مان رکھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے،،

(زلف و زنجیر مع لالہ زار)

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

قیامت کا کوئی دن نہیں آئے گا آپ کا سارا کنبہ لٹ گیا آپ کے لاڈلے شہید ہو گئے، آپ کا لاڈلا حسین اچکے نام کی دھائی دیتا ہوا دنیا سے چل بسا،، نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ حسین کا کٹا ہوا سر لیجئے آپ کے انتظار میں اسکی آنکھیں اب تک کھلی ہیں زرا مرقد سے نکل کر اپنی آشفتنہ نصیب بیٹیوں کا درد ناک حال دیکھئے،،،،، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس پکار سے سننے والوں کے کلیجے پھٹ گئے،،،،، مرقد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواب گاہ بھی دو قدم ہی کے فاصلے پر تھی کون جانتا ہے لاڈلے کو سینے سے لگانے اور اپنے پیٹیوں کے آنسو آنچل

غوث اعظم رحمہ اللہ کی بہترین نصیحت

انتخاب: دانیال رضا کی

راضی رہے۔

برمسلمان پرتین کام لازم

بین

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ مزید

فرماتے ہیں "مسلمان کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی وقت بھی ان تین باتوں میں سے کسی ایک سے بھی خالی نہ ہو"

اس کا دل ان تین باتوں کا پختہ ارادہ کرتا رہے بندہ اپنے آپ سے یہ تین باتیں بیان کرتا رہے اور اپنے اعضاء کو ہر وقت ان میں مصروف رکھے۔ (فتوح الغیب، ص 17)

اے عاشقان رسول! غور فرمائیے! کتنی مختصر اور کیسی زبردست نصیحت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر نصیحت میں پورے دین کا خلاصہ بیان فرمادیا ہے۔ (شرح فتوح الغیب، ص 10، 6)

یہاں کمال دیکھئے! ہمارے ہاں بعض لوگ کہا کرتے ہیں: مولانا صاحب! ہم تو دُنیا دار

حضور غوث پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے: "فتوح الغیب" اس کتاب میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر ہر حال میں (یعنی دن ہو، رات ہو، سردی ہو، گرمی ہو، خوشی ہو، غم ہو، مصروفیت ہو، فراغت ہو، غرض جب تک جسم میں جان ہے، جب تک عقل سلامت ہے، سانس چل رہی ہے اس وقت تک ہر مسلمان پر 3 باتیں لازم ہیں:

(1): اَمْرٌ يَنْتَهِلُهُ ، شریعت کا حکم کہ اس پر عمل کرے

(2): نَهْيٌ يَجْتَنِبُهُ ، شریعت کی منع کی ہوئی باتیں کہ ان سے بچتا رہے

(3): قَدْرٌ يَرْضَى بِهِ تَقْدِيرَہِ ، اس پر ہمیشہ

بھی ایک تعداد ہے جو نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈنیوی سوچوں میں مصروف ہوتے ہیں، اب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم دیکھئے! آپ نے فرمایا: **فَلْيُحَدِّثْ بِهَا نَفْسَهُ** یعنی آدمی کو چاہئے کہ اپنے آپ سے یہ تین باتیں بیان کرتا رہے۔

مطلب یہ کہ جس طرح ہم دنیوی معاملات میں خواب سجاتے رہتے ہیں، کمانا کہاں سے ہے؟ کھانا کیا ہے؟ ایک دکان بنانی، اب دوسری کب بنانی ہے؟ ایک کاروبار و کامیاب ہو گیا، دوسرا کیسے شروع کرنا ہے؟ یوں ہم اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں ہوتے ہیں، دُنیا میں آگے سے آگے بڑھنے کے خواب سجا رہے ہوتے ہیں، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے گویا ہمیں یہ درس دیا کہ تم ڈنیوی معاملات میں خواب سجاتے رہتے ہو، اپنے اندر ہی اندر دنیا میں آگے سے آگے بڑھنے کے متعلق سوچتے رہتے ہو، ایسی سوچیں چھوڑو! یہ سوچو کہ میں اللہ پاک کے احکام پر عمل کتنا کر رہا ہوں۔؟ اگر کمی ہے تو اس

بندے ہیں، بس جتنا بن پڑتا ہے، نمازیں پڑھ لیتے ہیں، ذکر اذکار کر لیتے ہیں، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے وسوسے کی بھی کاٹ کر دی، فرمایا: ان تین باتوں پر عمل کرنا یعنی:

(1): اللہ پاک کے احکام کو بجالانا (2): منع کردہ باتوں سے رکنا (3): اور تقدیر پر راضی رہنا، ان تینوں باتوں پر عمل کرتے رہنا یہ مسلمان کی آذنی حالت ہے۔ مطلب یہ کہ ہر وہ شخص جس نے کلمہ پڑھا ہے، اب چاہے وہ دُنیا دار ہے، چاہے دیندار ہے، چاہے تاجر ہے، چاہے وکیل ہے، ڈاکٹر ہے یا ڈرائیور ہے، سیٹھ ہے یا نوکر ہے، بڑے سے بڑے بادشاہ سے لے کر غریب ترین آدمی تک ہر وہ شخص جس نے کلمہ پڑھا ہے، جسے ایمان کی دولت نصیب ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ ان تین باتوں پر ہمیشہ عمل کرتا رہے۔

پھر یہاں ایک اور نکتے پر غور کیجئے! عموماً ہمارے ذہن میں کئی قسم کے خیالات چل رہے ہوتے ہیں، ہم بہت سارے منصوبے بنا رہے ہوتے ہیں، ہم دلِ ہی دل میں بڑے بڑے خواب سجا رہے ہوتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی

ہے (3) اور تقدیر پر ہمیشہ راضی رہنا ہے ، بے صبری نہیں کرنی ، مصیبت آئے ، پریشانی آئے تو شور نہیں ڈالنا ، واویلا نہیں مچانا بلکہ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس سبق آموز نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ آمین

ازپئے غوثِ اعظم ولایت

اپنی رحمت سے فرما عنایت

اپنی، اپنے نبی کی ولا کی

میرے مولیٰ تو خیرات دے دے

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع کے

بیان سے انتخاب

کی کو دور کیسے کرنا ہے؟ یہ سوچو کہ اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے، میں ان کاموں سے کتنا رکتا ہوں؟ اگر کی ہے تو اسے دور کیسے کرنا ہے؟ تم ان باتوں کے متعلق سوچنا شروع کر دو، ان کاموں کو کرنا شروع کر دو، اگر اللہ پاک نے چاہا تو تمہاری دنیا بھی بہتر ہو جائے گی اور تمہاری آخرت بھی سنور جائے گی۔

اے عاشقانِ غوثِ پاک! آئیے! پیران

پیر، پیر دستگیر حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی

اس نصیحت پر عمل کرنے کی نیت کرتے ہیں۔

صرف 3 باتیں ہیں: انہیں اپنے ذہن میں بٹھا

لیجئے! (1) شریعت کے احکام کو بجالانا ہے (2)

شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچتے رہنا

غیر اللہ سے مدد مانگنا

از قلم: بنت یوسف

کہ اس نے امداد کے اسباب اور واسطے بھی پیدا نہیں فرمائے اس پر مسلمانوں کے جمہور اور سواد اعظم، اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اور انکا اجماع حجت ہے کیونکہ وہ خطا سے محفوظ و مامون ہیں۔

سوال: اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ و اولیاءِ عِظَامِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى مدد فرماتے ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ سورۃ التحریم پارہ 28 کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَ جِبْرِيلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ - وَ الْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (پ 28، التحریم: 4)

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔
2- اللہ عزوجل قرآن کریم میں

آئیے سب سے پہلے استمداد و استعانت (یعنی امداد و دستگیری) اسکی تعریف جان لیتے ہیں۔

سوال۔ استمداد و استعانت کیا ہے؟

الجواب۔ استمداد کا مطلب ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کو حقیقی مددگار جانتے ہوئے بندے کا کسی مصیبت اور مشکل میں واقع ہونے کے وقت کسی ایسی ہستی سے امداد و دستگیری طلب کرنا جو اس کی حاجت پوری کرے اور مشکل آسان کرے استمداد کہلاتا ہے اور استعانت کا بھی یہی مطلب ہے۔

سوال۔ انبیاء کرام و اولیاء عظام سے توسل کا کیا حکم ہے؟

الجواب۔ دنیاوی و اخروی حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے ان سے توسل، استمداد و استعانت شرعاً جائز ہے کیونکہ امداد حقیقتاً تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے

ہونے کی قوی دلیل ہے۔

2۔ امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی راستے سے بھٹک جائے، یا امداد کا طلب گار ہو اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں کوئی غمگسار نہ ہو تو کہے یا عبادِ اللہ اغیثونی اور ایک روایت میں ہے اغیثونی "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

(الحج الکبیر للطبرانی، ما أسند عتبة بن غزوان، جلد 17، صفحہ 117، مطبوعہ القاہرہ)

اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایسے بندوں سے مدد طلب کرنا اور انہیں نڈا کرنا جائز ہے جو غائب ہوں۔

3۔ صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد و سنن

ابن ماجہ میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رِكَعُونَ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃ المائدہ، آیت 55)

حدیث نبوی ﷺ

امام بخاری "کتاب الزکوٰۃ" میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سورج قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر سید العالمین حضرت مصطفیٰ ﷺ سے مدد طلب کریں گے۔

تمام اہل محشر انبیاء کرام علیہم السلام سے مدد طلب کرنے کے جواز پر متفق ہوں گے یہ اتفاق اس بنا پر ہو گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں الہام فرمائے گا، یہ حدیث انبیاء کرام علیہم السلام سے دنیا و آخرت میں توسل اور استعانت کے مستحب

وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجدے سے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 353، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کے اقوال موجود ہیں لیکن تحریر کا طول درکار ہے لہذا یہاں ایک قول ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ حضور پر نور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو

4- احادیث میں نیک لوگوں سے ڈائریکٹ حاجت و مدد مانگنے کی ترغیب موجود ہے۔ چنانچہ المعجم الکبیر کی حدیث پاک ہے: بھلائی اور حاجتیں ان لوگوں سے مانگو جن کے چہرے عبادت الہی سے روشن ہیں۔

بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔

(بہجة الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشرام، صفحہ 102، مصر)

(المعجم الکبیر، مجاہد عن ابن عباس، جلد 11، صفحہ 81، مطبوعہ القاہرہ)

5- مزید اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے ڈائریکٹ مانگنے کے حوالے سے کثیر بزرگان دین

وقت کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحریر: منیر احمد اشرفی عنی عنہ

کی قدر و منزلت کو پہچانتی ہیں اور اپنی زندگی کے شام و سحر کو وقت کا پابند کر لیتی ہیں وہ ستاروں پر کمندیں (پھندے والی مضبوط رسی جسے بلندی پر چڑھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے) ڈال سکتی ہیں، صحراؤں کو گلشن میں تبدیل کر سکتی ہیں، فضاؤں پر قبضہ جما سکتی ہیں، عناصر کو مسخر کر سکتی ہیں، پہاڑوں کو پاش پاش کر سکتی ہیں اور زمانے کی زمام قیادت سنبھال سکتی ہیں۔

جبکہ وہ تو میں جو "وقت" کو ایک بیکار چیز سمجھ کر یوں ہی گنوا تی ہیں تو وہ انہیں ذلت و نکبت (زوال، مصیبت) کی اتھاہ گہرائیوں میں ایسا دکھلیتا ہے کہ دور دور تک کھوجنے سے بھی انکا نام و نشان نہیں ملتا۔ پھر وہ غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں اور وقت کا ضیاع انکے ہاتھوں میں کشتکولِ گدائی تھما دیتا ہے، اس لیے یاد رکھیں کہ وقت کی پابندی اور صحیح استعمال دنیا کی ہر کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔

اللہ کریم نے بنی آدم کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت وقت بھی ہے۔۔۔۔

یوں تو لکھنے اور پڑھنے میں "وقت" محض تین حروف کا مجموعہ ہے "وق،ت" مگر اپنے ضمن میں ماضی، حال اور مستقبل کو لیے ہوئے ہے۔ یہ ایک ایسا مسافر ہے جو دنیا کے تمام لوگوں سے بے نیاز و بے پرواہ ہو کر ہمہ وقت اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔

یہ نہ تو بادشاہِ وقت کے محل میں ٹھہرتا ہے اور نہ ہی کسی فقیر کی کٹیا میں اور نہ ہی کسی کی آہ و زاری پر کان دھرتا ہے بلکہ اپنی ہی مستی میں شاہ و گدا کی پرواہ کیے بغیر ہی چل رہا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ قوموں کے عروج و زوال میں "وقت" نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ جو قومیں وقت کے ساتھ دوستی رچاتی ہیں اس

شان کر مبی دیکھیے کہ ہم جیسے ناکارہ لوگوں کو سمجھانے کے لیے وقت کی قدر و منزلت بتانے کے لیے قرآن میں وقت کی قسم اٹھا رہا ہے۔ کہیں فرماتا ہے

وَالْفَجْرِ (۱) وَكَيْلِ عَشِيرَةٍ (۲) وَالشَّفْعِ
وَالْوَثْرِ (۳) وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرُ (۴) هَلْ فِي
ذَلِكَ قَسَمٍ لِّذِي حِجْرٍ (۵)

اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔ اور جُفت اور طاق کی اور رات کی جب چل دے۔ کیوں اس میں عقلمند کے لیے قسم ہوئی۔ [الفجر: 5-1]
اور کہیں فرماتا ہے:

وَالْعَصْرِ (۱) إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكْفُورٌ (۲) إِلَّا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصَوْا
بِالْحَقِّ نَحْنُ وَتَوَّصَوْا بِالصَّبْرِ (۳)

ترجمہ: زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔
[العصر: 3-1]

(اور بھی کئی آیات ہیں جن میں وقت کی قسم کا ذکر

یہ سچ ہے کہ جب آپ وقت کو اہمیت نہیں دیں گے تو یہ بھی آپ کو قدر کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ وقت ہمیشہ اپنی قدر کرنے والوں کی ہی قدر کرتا ہے، ورنہ وقت کو ٹھوک مارنے والے لوگ ہمیشہ دوسروں کی ٹھوکروں کا نشان بن گئے۔

وقت کے متعلق ایک بات بہت مشہور ہے کہ: "وقت کی قدر کرنے والے اور ناقدری کرنے والے دونوں قسم کے لوگ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وقت ضائع نہ کرنا بلکہ ہمیشہ اس کی قدر کرنا اور اسے ہمیشہ مثبت کاموں میں ہی صرف کرنا"

وقت کا قرآنی تصور

وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ جل مجدہ الکریم نے قرآن لاریب میں بہت سے مقامات پر وقت کی قسم اٹھائی ہے۔ وہ مالک و مختار ہے جس کی چاہے قسم اٹھائے مگر!!! اہل علم جانتے ہیں کہ قسم ہمیشہ اس چیز کی اٹھائی جاتی ہے جو بڑی شان و عظمت والی ہو۔ حقیر شی اس لائق ہی نہیں کہ انکی قسم اٹھائی جائے۔ اور پھر وہ کریم رب اس کی

نہ ہٹیں گے حتیٰ کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا جاوے گا [1] اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی اور اس کی جوانی کے متعلق کہ کاہے میں گزاری [2] اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کاہے میں خرچ کیا [3] اور اس میں عمل کیا کیا جو جانا [4] (ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے

[مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث: 5197]

(مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ العزیز اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں)

[1] یعنی قیامت کے دن پانچ چیزوں کا حساب دیئے بغیر انسان بارگاہِ الہی سے نہیں ہٹ سکتا، ان پانچوں میں اگر رہ گیا تو سزا کا مستحق ہوا اگر ان سے نکل گیا تو جنت میں پہنچے گا۔

[2] اگرچہ عمر میں جوانی بھی آگئی تھی مگر چونکہ جوانی میں نیک و بد اعمال زیادہ کیے جاسکتے ہیں کہ اس وقت ساری قوتیں اپنے کمال پر ہوتی ہیں اس لیے جوانی کے متعلق خاص سوال ہوگا، اسی لیے حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ جو جوانی میں عبادت کرے وہ عرشِ الہی کے سایہ میں ہوگا کہ

(ہے) محقق عصر، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی لکھتے ہیں کہ: "عصر" دراصل اس زمانے کو کہتے ہیں جس میں خیر و شر وغیرہ کے کام بنی نوع انسان سرانجام دیتا ہے؛ تو اللہ جل و علا کی قسم کا یہاں مقصود یہ ہے کہ بے شک سارے بنی نوع انسان تباہی اور خسارے میں ہیں سوائے اس کے جس نے اپنے وقت کا بہتر و صحیح استعمال کر لیا اور اپنی عمر کو اعمالِ صالحہ کے حصول میں کھپا دیا۔

ان قسموں کا بڑا مقصد پکار پکار کر انسان کو وقت اور عمر عزیز کی گزرتی ہوئی لہروں سے نفع اٹھانے اور پل پل کو تول تول کر خرچ کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

[وقت ہزار نعمت، ص: 31، انس پبلی کیشنز لاہور]

وقت کی اہمیت احادیث کی

روشنی میں:

روایت ہے حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا قیامت کے دن انسان کے قدم

مراد علم دین ہے لہذا انسان کو چاہیے کہ علم دین اور نیک عمل کرے۔

[مرآة المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، تحت الحدیث: 5197]

شیطان بہت مکار اور چالباز ہے، یہ اپنی مکاریوں سے کبھی باز نہیں آتا اور آئندہ مختصر سی چند روزہ زندگی کو یوں محسوس کرواتا ہے کہ جیسے صدیوں پر محیط ہو اور سدا کے لیے اسی دنیا میں رہنا ہے اور یوں ہمیں سستی، کاہلی اور غفلت چھوڑ کر جو وقت میسر ہے اسے غنیمت جانتے ہوئے اسکی قدر کی جاوے

حدیث شریف میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت [1] جانو: بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقیری سے پہلے غنا کو اور مشغولیت سے پہلے فرصت کو اور اپنی موت سے پہلے زندگی کو [2] (ترمذی)

[مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث: 5174]

(مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ العزیز اس کے تحت رقم طراز ہیں)

اسے قیامت کے میدان کی گرمی نہ پہنچے گی، جوانی کی عبادت بڑی قدر کی چیز ہے۔ شعر

کرجوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں

جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی

یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا موت جس دم آگئی

[3] یعنی مال کے متعلق دو سوال ہوں گے: ایک

یہ کہ کہاں سے حاصل کیا حلال ذریعہ سے یا حرام

سے، کس مقام پر خرچ کیا، طاعت میں یا

معصیت میں۔ مبارک ہے وہ مال جو اچھی راہ

سے آوے اور اچھی راہ پر خرچ ہو جاوے۔ اگر

بارش کا پانی پر نالہ سے نہ نکالا جاوے تو چھت

توڑ دیتا ہے۔

[4] ابن عساکر نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ

عزہ سے روایت کی کہ ان سے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قیامت میں سوال

ہوگا کہ تم عالم تھے یا نرے جاہل، اگر تم نے کہا کہ

میں عالم تھا تو حکم ہوگا کہ اپنے علم پر عمل کیا کیا؟

اور اگر تم نے کہا کہ جاہل تھا تو فرمایا جاوے گا کہ تم

جاہل کیوں رہے؟ تمہیں کیا عذر تھا۔ علم سے

ہفتہ وار میگزین کا ایڈیٹر ہو۔
"ایک دن" کی اہمیت اس مزدور سے پوچھو جو
روزانہ اپنے بال بچوں کے لیے محنت مزدوری کر
کے کمائی کرتا ہو۔

"ایک گھنٹہ" کی اہمیت اس سے پوچھو جو اپنے کسی
پیارے سے ملنے کا منتظر ہو۔

"ایک منٹ" کی اہمیت اس سے پوچھو جس کی
ٹرین چھوٹ گئی ہو۔

"ایک سیکنڈ" کی اہمیت اس سے پوچھو جو کسی حادثہ
میں بال بال بچا ہو۔

"میلی سیکنڈ" کی اہمیت اس سے پوچھو جس نے
اولمپک کھیل میں طلائی تمغہ حاصل کیا ہو۔

جو وقت نادانی اور غفلت میں گزر گیا وہ
واپس تو نہیں آسکتا مگر اس کی تلافی یوں ہو سکتی

ہے کہ آنے والے وقت کی قدر کر لی جائے۔
ماضی میں جو گناہ ہوئے ان پر نادم ہو کر اپنے

رب سے معافی مانگی جائے اور ان قیمتی اوقات کو
نیک کاموں کی نذر کیا جائے، کیونکہ اللہ فرماتا

ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۗ

[1] اعتنাম کے معنی ہیں غنیمت حاصل کر لینا
یعنی ان پانچ چیزوں سے کچھ کمائی کر لو بار بار یہ
موقعہ نہیں ملتے۔

[2] لہذا صحت، جوانی، مالداری، فراغت اور
زندگی کو رائیگاں نہ جانے دو، اس میں نیک اعمال
کر لو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ میاں محمد
صاحب فرماتے ہیں شعر

سدانہ حسن جوانی رہندی سدانہ صحبت یاران

سدانہ بلبل باغاں بولے سدانہ باغ بہاراں

باغ میں بہار اور بہار میں بلبل کی شور و پکار ہمیشہ
نہیں رہتے کبھی آتے ہیں اسے غنیمت جانو۔

[مرآة المناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، تحت الحدیث: 5174]

اگر آپ کو وقت کی اہمیت کا اندازہ نہیں تو

کسی دن وقت نکال کر ان سے پوچھیں "ایک
سال" کی اہمیت معلوم کرنی ہو تو کسی ایسے طالب

علم سے پوچھیں جو سالانہ امتحان میں ناکام ہو گیا
ہو۔

"ایک مہینہ" کی اہمیت کسی ایسی دکھاری ماں سے
پوچھو جس کا حمل قبل از وقت ضائع ہو گیا ہو۔

"ایک ہفتہ" کی اہمیت اس سے معلوم کرو جو کسی

بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

[سورہ سجدہ: 114]

کے حوالے سے چار اصول باتیں ملاحظہ فرمائیں:

1... جو وقت کی قدر کرتے ہیں وقت ان کی قدر کرتا ہے اور جو اسے ضائع کرتے ہیں یہ (وقت) انہیں ضائع کرتا ہے۔

2... زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام۔

3... وقت بہت قیمتی چیز ہے اور وقت کو ضائع کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

4... تصدیع اوقات سب سے بڑی محرومی ہے۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجاسراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

ایک منٹ میں -----

5... ہم متعدد مرتبہ استغفر اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، درود شریف وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔

6... کسی مسلمان بھائی کے حق میں جائز سفارش کر سکتے ہیں۔

7... ہم کتاب کا ایک صفحہ پڑھ سکتے ہیں یوں آدھے گھنٹے میں تقریباً 30 صفحات۔

روزانہ آدھا گھنٹہ دل جمعی سے مطالعہ کریں تو چند

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اگر بندے کو ماضی میں کیے گئے گناہوں کا احساس ہو جائے اور وہ اپنی آئندہ زندگی ایمان کی بھرپور توانائیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ گزارنے کا عہد کر لے؛ نیز پوری قلبی توجہ، باطنی جھکاؤ اور ارادہ کامل کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں رجوع کر لے تو نہ صرف یہ کہ اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں بلکہ اس کی وہ ساری خطائیں نیکیوں میں تبدیل کر دی جاتی ہیں۔ میرا رب کتنا کریم ہے اس آیت سے اس کی شان کریمی دیکھیے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ
وَ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

[سورہ فرقان، آیت: 70]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی کی وقت

- ہی دنوں میں ایک ضخیم کتاب مکمل کر سکتے ہیں۔
 8... راہ چلتے ہوئے تکلیف دہ چیز ہٹا کر لوگوں کی
 دعا میں لے سکتے ہیں۔
 9... ایک مسئلہ صحیح طور پر سمجھا/سمجھایا جاسکتا ہے۔
 (اگر وضاحت کی حاجت ہو تو ایک منٹ سے
 زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے)
 10... ایک منٹ میں تقریباً 10 چھوٹی آیات کی
 تلاوت کی جاسکتی ہے یوں چند ہی منٹوں میں

رکوع اور ربع و نصف و ثلث حتیٰ کہ پورا پارہ
 تلاوت کر سکتے ہیں۔

آسی یہ غنیمت ہیں تری عمر کے لمحے

وہ کام کراب، تجھ کو جو کرنا ہے یہاں آج

تلك عشرة كاملة «وما توفیقی الا باللہ
 (مولانا فروز قادری چریاکوٹی صاحب کی کتاب وقت ہزار نعمت سے
 کافی استفادہ کیا گیا ہے)

تربیت اولاد میں ماں کا کردار

از! بلال احمد شاہ ہاشمی

- شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:
 نخست اول چوں نہد معمار کج
 تاثیر یامی اود دیوار کج
 (پہلی اینٹ اگر ٹیڑھی رکھی گئی تو دیوار جس قدر
 بلند کر لیں پھر بھی وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔)
 لہذا بنیاد ہی پختہ رکھی جائے تاکہ دیوار مضبوط
 رہے۔
 اگر بچے کی تربیت میں کوتاہی برتی گئی تو اس کا
 انجام والدین اور اولاد دونوں کو بھگتنا پڑے گا۔

مالک بنا کر انکے مستقبل کو روشن کر سکتی ہے۔ اس طرح پورا معاشرہ بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ تربیت جس قدر مضبوط ارادوں اور نیک عزائم کے ساتھ کی جائیگی اس کے نتائج اتنے ہی پر کیف ملیں گے۔

باکردار ماں اپنے اچھے اخلاق اور مثبت رویے سے اپنی اولاد کو اچھی تربیت اور فکری پاکیزگی کے زیور سے آراستہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ماں کی گود بچے کے لیے اولین درس گاہ ہے جس بچے کو اس درس گاہ سے بچپن میں ہی دینی غیرت، تقویٰ کا درس اور پارسائی کا سبق ملا ہوگا یقیناً وہ بچہ بڑا ہو کر ظلمتوں کے ویران راستوں میں کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

لوگ جو بات سالوں میں کسی کو نہیں سکھا سکتے وہ بات ماں بچے کو بڑی آسانی سے سکھا سکتی ہے۔ ماں بچوں کی تربیت بھی کرے اور انکے لیے دعا بھی کرے کہ ماں کی دعا بڑا اثر رکھتی ہے، بچوں کے کردار سازی میں ماں کی تربیت کے ساتھ اسکی دعا بھی پر اثر ہوتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن میں بینائی

کردار ماں کا ہوتا ہے۔ بچوں کا اپنی ماں کے ساتھ جذباتی رشتہ ہوتا ہے۔ ماں کی محبت میں کوئی غرض نہیں ہوتی بلکہ اخلاص کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ ماں جس سمت اولاد کے رخ کو موڑے گی وہ بڑی آسانی سے اسے قبول کریں گے۔ تربیت فقط جسمانی توانائی کا نام نہیں بلکہ تربیت "ہمہ جہت افزائش" سے عبارت ہے۔

انسان میں خیر و شر میں سے ہر دو وصف رکھے گئے ہیں اگر اسے بچپن میں اچھائی سے محبت اور برائی سے نفرت نہ سکھائی گئی تو انسان بڑا ہو کر کبھی خیر و شر میں امتیاز نہ کر سکے گا۔ اپنی ذمہ داریوں اور مقصد حیات کا ادراک نہ کر سکے گا اور پھرے گا مارا مارا۔ ساری زندگی عیش و عشرت اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں ضائع کر دے گا اس اعتبار سے ضروری ہے کہ ماں اپنے بچوں کی ہمہ جہت تربیت کرے۔

ایک جملہ بولا جاتا ہے کہ "تم ہمیں اچھی مائیں دو، ہم تمہیں اچھا معاشرہ (اچھی قوم) دیں گے۔ یہ جملہ اس لیے کہا جاتا کیونکہ ماں ہی وہ شخصیت ہے جو اپنی اولاد کو سدھار سکتی ہے اور اچھے اخلاق کا

ہوتی ہے اس لیے ماں کو چاہیے کہ فقط زبانی کلامی نصیحت کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ وہ خود اعمال صالحہ کرے، صحابیات کی سیرت پر عمل کرے۔

(2) صحابہ و صحابیات اور دیگر نیک لوگوں کے واقعات اپنے بچوں کو سنائے۔

(3) ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کرے اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید کرے۔

(4) بچے کے اچھے کام پر حوصلہ افزائی کرے اور برے کام پر اسے ڈرائے، منع کرے اور ناراضگی کا اظہار کرے۔

(5) چھوٹے بچوں کے غلط کام کرنے یا رونے پر کتے، بلی سے نہ ڈرائے بلکہ غلط کام سے منع کرتے ہوئے کہے کہ "بیٹا یہ کام اللہ کو ناپسند ہے، یہ کام نہ کرو اللہ دیکھ رہا ہے۔"

(6) بچپن سے ہی اسلامی عقائد آسان طریقے سے بچے کو سکھائے۔

(7) ماں کو چاہیے کہ وہ بچے کے سامنے کوئی کام کرتے وقت سنت کا بھرپور اہتمام کرے۔ (جیسا کہ لباس پہننے کی دعا، کسی مباح و اچھے کام کی اچھی نیت کرنا، شیشہ دیکھنے کی دعا وغیرہ)

چلی گئی تھی، آپ کا علاج اس وقت کے ماہر طبیبوں سے کروایا گیا، لیکن بینائی واپس نہ آسکی۔ آپ کی والدہ نے رو کر گڑگڑا کر اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگی "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دے" ایک رات انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ نے تمہارے رونے اور کثرت سے دعا مانگنے کے سبب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دی ہیں۔" صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔

(اشعۃ اللمعات، ج 1، ص 10)

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے جو نعمت طبیبوں کے علاج سے نہ مل سکی وہ ماں کی دعاؤں سے مل گئی۔ لہذا ماں سے دعا کرو اتنے رہنا چاہیے اور ماں کو بھی چاہیے کہ وہ بغیر کہے اپنی اولاد کے لیے دعا کرتی رہے۔

بچوں کی اچھی تربیت کے لیے درج ذیل چند امور کا ماں لحاظ رکھے تو بچوں کی تربیت بہتر ہوگی۔

(1) ماں چونکہ بچوں کے لیے مثالی شخصیت

(8) ماں کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ہر کام کے وقت کا تعین کرے۔ اس سے بچوں کے اندر وقت کی پابندی کا احساس پیدا ہوگا اور وہ اپنی زندگی میں نظم و نسق کو برقرار رکھ سکے گا۔

(9) بچوں پر بے جا تنقید نہ کرے کہ اس سے بچوں کے اندر احساس کمتری پیدا ہوگا۔

(10) بچوں کے جذبات کو سمجھے، انکی بات سنے، انکے خیالات کو پرکھے اور صحیح راہ دکھائے۔

تلك عشرة كاملة
وما توفيقى الا باللہ

برکات مدنی قافلہ

مدنی قافلہ کے مبارک اور ایمان افروز سفر کی روداد - قسط (1)

محمد ہاشم رضا مصباحی

متخصص فی الفقہ جامعہ امام احمد رضا رتناگیری مہاراشٹر

۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ ۸ مارچ ۲۰۲۱ بروز ایمان افروز دو شنبہ

۵ مارچ بروز جمعہ بعد نماز فجر راہ میں عزیزم امان عطاری سلمہ اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فقیر کو دوران گفتگو تین روزہ مدنی قافلہ میں سفر کرنے کا مشورہ دیا، میری بھی ایک عرصہ سے مدنی قافلہ کا سفر کرنے کی خواہش تھی لہذا میں نے مشورہ قبول کیا،

پاس رہتے ہیں، وہ ایک زمانہ تک اس ماحول سے وابستہ نہیں تھے، لیکن گذشتہ دو برس پہلے ان کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا اور وہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو گئے، آج ماشاء اللہ وہ سہسپور میں اپنا تبلیغی مشن جارے رکھے ہوئے ہیں، ان کی تبلیغی کوششوں سے محلہ کے کئی نوجوان لڑکے اسلامی ماحول سے وابستہ ہو کر نمازی بن گئے اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا

ہمارے سہسپور ہی میں نورانی مسجد کے

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شمارہ جمادی الاولیٰ، 1339ھ)

سہسپور سے روانگی

۵ مارچ روز جمعہ ہی کو امان عطاری اور شاہ نواز عطاری صاحبان کے ساتھ ہم سہسپور سے دس بجے کے بعد روانہ ہوئے، سہسپور سے بلاری بذریعہ بیٹری رکشہ پھر وہاں سے سپرفاسٹ بس کے ذریعہ کندرکی پہنچے اور پھر کندرکی سے بیٹری رکشہ میں سوار ہوئے راہ میں مختلف علمی و دینی موضوعات پر گفتگو جاری تھی

سفر میں بھی تبلیغ:

چونکہ دعوتِ اسلامی کا مقصد ہی اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا ہے، اسی مقصد کے تحت مبلغین کرام دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے،

(1) اجتماعی کوشش،

(2) انفرادی کوشش،

(1) اجتماعی کوشش:

"سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے

ہے، فقیر سے خوشگوار تعلقات ہیں، وقتاً فوقتاً مسائلِ دینیہ پوچھتے رہتے ہیں، مطالعہ کے خوگر ہیں، دورانِ مطالعہ کہیں کوئی اشکال پیش آتا ہے رجوع کرتے ہیں، میں بھی خندہ پیشانی کے ساتھ ان کے جوابات حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے۔

مدنی قافلہ دعوتِ اسلامی

کی اصطلاح میں:

دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں مدنی قافلہ سے مراد دعوتِ اسلامی کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک آہم ترین مدنی کام ہے، جس سے مُراد سات یا سات سے زیادہ اسلامی بھائیوں کا باہم مل کر 3 دن، 12 دن، ایک ماہ، 63 دن، 92 دن یا 12 ماہ کیلئے راہِ خدا کا مسافر بننا ہے،

مدنی قافلے مُسلمانوں کی اصلاح، مساجد کی آباد کاری، ساری دُنیا میں سنّتوں کی دھوم مچانے، نیکی کی دعوت عام کرنے اور ہر اسلامی بھائی کی مدنی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں،

بھی انتہائی احسن انداز میں ڈے جے کے کام کو چھوڑنے کی تلقین کی، رکشہ ڈرائیور گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

دعوت اسلامی والوں کی ایک پیاری عادت یہ بھی ہے کہ وہ سفر میں بھی نعت رسول کے نفیس گنگنائے رہتے ہیں، چنانچہ امان بھائی نے مشہور نعت "ہر وقت تصور میں مدینہ کی گلی ہو" عاشقانہ انداز میں پڑھی، امان بھائی کی فرمائش پر میں نے بھی ایک نعت پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

#لوارہ ڈینگر پور میں:

تقریباً بارہ بجے ہم لوگ لوارہ ڈینگر پور (مراد آباد) پہنچے جو ہمارے قافلے کی منزل ہے، لوارہ کی وسیع و عریض اور دلکش مدینہ مسجد میں ہمارا قیام تھا، مسجد میں داخل ہوئے تو قافلے کے دیگر شرکا سے ملاقات ہوئی جو مختلف مقامات سے ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے، امیر قافلہ جناب عبدالعظیم عطاری صاحب بھی وہاں پہنچ چکے تھے، مسجد کے خطیب و امام حضرت مولانا شارق صاحب قریبی گاؤں نائکار کے باشندہ

ذریعے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کر کے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(2) انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

بانی دعوت اسلامی امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ”دعوت اسلامی کا 99,90 فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔“

(انفرادی کوشش میں ۲۵ حکایات عطاریہ)

امان بھائی اور شاہنواز عطاری صاحبان نے اسی مقصد کے تحت رکشہ میں بھی اپنا تبلیغی مشن جاری رکھتے ہوئے انفرادی کوشش شروع کی اور سیٹ پر بیٹھے ایک شخص کو نیکی کی دعوت دی، رکشہ ڈرائیور سے گفتگو کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ اپنے بھائی (جس کا ڈی جے کا کاروبار ہے) کے ڈی جے بھی پروگرامز میں بجاتا ہے، لہذا اس کو

اپنانے کی ترغیب دی جاتی ہے، لہذا دعوت

ہیں۔

اسلامی والے ہر کام میں سنت طریقہ کو اختیار کرتے ہیں اور ہر کام میں اچھی اچھی نیتیں کرتے ہیں،

چوں کہ جمعہ کا دن تھا نماز کا وقت قریب ہو رہا تھا ہم نے جلد ہی غسل سے فراغت حاصل کر لی، اس کے بعد امام صاحب کے حجرہ میں داخل ہوئے، امام صاحب بڑی محبت سے پیش آئے حسن صورت و حسن سیرت کے جامع، بڑے با اخلاق اور کشادہ ظرف شخصیت کے مالک ہیں،

کھانا کھانے میں بھی سنتوں کو اپناتے ہیں اور کھانے سے قبل اچھی اچھی نیتیں مثلاً: "عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھاؤں گا" وغیرہ کرتے ہیں،

دوران گفتگو معلوم ہوا کہ وہ ہمارے عزیز محترم مولانا اختر مصباحی سنبھلی صاحب کے خاندانی رشتہ دار ہیں، امام صاحب نے جمعہ کی تقریر کے لیے فرمائش کی ہم نے معذرت کر لی۔

جب ہم لوگ کھانے کے لیے بیٹھے تو کھانے سے قبل ایک مبلغ صاحب نے کھانے سے پہلے کی دعا: "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَسْبُ یَا قَیُّوْمُ" پڑھوائی،

جمعہ کی اذان ہوگی تو ہم مسجد میں داخل ہوئے، امام صاحب نے نماز میں بڑے اچھوتے انداز اور دلکش آواز میں قرأت کر کے دلوں کو منور و مجلی کر دیا۔

#ظہرانے کی دعوت:

اگر ان کے ساتھ کوئی بزرگ یا عالم دیں تو ان سے پہلے کھانا شروع نہیں کرتے ہیں، کھاتے وقت ان کے بیٹھے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ سیدھا پاؤں کھڑا اور الٹا بچھا کر بیٹھے ہیں اور گھٹنوں سے لیکر پاؤں کے پنجنوں تک چادر سے اچھی طرح ڈھک لیتے ہیں کھانا تین انگلیوں سے کھاتے ہیں اور ہر دو ایک لقمہ پر یا،، واجد،، پڑھتے ہوئے

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم لوگ دعوت میں گئے جہاں ہمیں مدعو کیا گیا تھا، اور پر تکلف ظہرانہ کا اہتمام تھا۔

دعوت اسلامی میں زیادہ سے زیادہ سنتوں کو

کھاتے ہیں، کھانے میں کوئی کمی نہیں نکالتے ہیں، پڑھوائی کھانے سے فارغ ہو کر ہم لوگ واپس کھانا کھانے کے بعد ایک مبلغ صاحب نے کھانے کے بعد کی دعا:

اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

----- جاری

کھیل کود کی اہمیت

از: عمران اشفاق

کھیل ہر انسان کی جسمانی اور ذہنی صحت کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ مسلسل محنت کرنے سے ہمارے جسم میں ایک زہر پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ جب انسان دل بہلانے کے لیے کھیل کود کرتا ہے تو خوشی کا احساس ہوتا ہے اور اس زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

کھیل ایک بہترین ورزش ہے جس سے انسان کو مجموعی صحت کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ مختلف کھیلوں میں باقاعدگی سے مشغول رہنا انسان کو مختلف دائمی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ کھیل وزن کو قابو کرنے، خون کی گردش کو

کھیل کود کی اہمیت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ اس کے فوائد کیا ہیں، نقصانات کیا ہیں، کیا کھیلیں؟ کتنا کھیلیں؟ وغیرہ وغیرہ اس پر مختصر مگر جامع گفتگو کی کوشش کی جا رہی ہے ان شاء اللہ یہ مضمون بچوں بڑوں دونوں کے لیے یکساں مفید ہوگی۔

صحت پر کھیل کود کے

اثرات

کہا جاتا ہے کہ ورزش سے بھی کہیں زیادہ مفید کھیل کود ہے۔ کھیل کود کے اثرات نہ صرف جسمانی صحت پر مرتب ہوتے ہیں بلکہ ذہنی نشوونما میں بھی اس کا اہم کردار ہے۔

کھیلوں سے ہی ہمارے اندر جیت اور شکست کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

کھیل بچوں میں اخلاقیات، نظم و ضبط، ذمہ داری سیکھنے اور باہمی اعتماد کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ شخصیت کی تعمیر میں کھیلوں کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ کھیل انسان کو اپنی زندگی میں آنے والے اتار چڑھاؤ کا زیادہ خوبصورتی سے سامنا کرنا سکھاتے ہیں۔ ایک کھلاڑی اپنی زندگی ہمیشہ مثبت خیالات، اخلاقی اقدار اور معاشرے کی تمام برائیوں سے دور رہنے کے ساتھ گزارتا ہے۔

اس کے ذریعے لوگوں کے درمیان تعاون کا احساس پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے اور اعتماد کی سطح بلند ہوتی ہے۔

کھیل ہی نظم و ضبط، وقت کی پابندی، ذمہ داری اور دوسروں کا احترام کرنے کی اہمیت سکھاتے ہیں۔ کھیل صحت مند معاشرے کی بنیاد رکھتے ہیں اور ایک ترقی یافتہ قوم کی تعمیر میں ان کی صلاحیتوں اور شخصیت کو نکھارتے ہیں۔

تخلیقی صلاحیت کا اظہار

بہتر بنانے اور تناؤ کی سطح کو قابو کرنے میں بھی مددگار ہے۔ اس کے علاوہ، کھیل بہترین ذہنی اور جسمانی نشوونما کا باعث بنتے ہیں اور ہڈیوں کو مضبوط بناتے ہیں۔

شخصیت سازی

کھیل نہ صرف ہماری جسمانی طاقت کو بڑھاتے ہیں اور ہمیں تندرست رکھتے ہیں بلکہ یہ ہماری مجموعی شخصیت کے لیے بھی بہت کچھ کرتے ہیں۔ یہ کردار سازی، قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اہداف کے تعین کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی مدد کرتے ہیں۔ ایک شخص جو باقاعدگی سے کھیلوں کی سرگرمیوں میں زیادہ مشغول رہتا ہے تو اس کی خود اعتمادی اور سماجی میل جول میں کافی اضافہ ہوتا ہے اور یوں اسے اپنی زندگی میں مثبت طور پر ترقی کرنے میں کافی مدد ملتی ہے۔

کھیل حوصلہ اور باہمی اعتماد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ ہمیں فوری فیصلہ لینے میں بھی مدد کرتے ہیں اور ہمارے سوچنے کے عمل کو بہتر بناتے ہیں۔

نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں آپ کے کان اور کندھوں کے درمیان حبشیوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی۔ (صحیح بخاری)

دوڑگانا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ حضرت زبیر آگے نکل گئے، تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ دوڑ کا مقابلہ ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے، انھوں نے وہی جملہ دہرایا: رب کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔ اسی طرح کشتی لڑنا بھی جائز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور پہلوان رکانہ سے کشتی کی۔

لہو لعب کیا ہے؟

لہو لعب کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔
بے فائدہ چیز میں مشغول ہو کر فائدہ مند چیز سے محرومی لہو یعنی کھیل کو کہلاتا ہے جبکہ ناجائز

کھیلوں کے ذریعے کسی بھی شخص میں پوشیدہ صلاحیت کو اظہار کا موقع ملتا ہے مزید یہ کہ ان صلاحیتوں کو تراشنے اور بہتر سے بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

مندرجہ بالا عبارات سے کھیلوں کے فوائد اور اہمیت جان لینے کے بعد شرعی نگاہ سے کھیلوں کی تقسیم پر بھی گفتگو ناگزیر ہے۔ چنانچہ کھیلوں کی تین اقسام ہیں۔
1) جو شرع کو مرغوب ہیں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز لہو لعب ہے، سوائے چار چیزوں کے: (۱) آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا (۲) اپنے گھوڑے سدھانا (۳) دو نشانوں کے درمیان پیدل دوڑنا (۴) اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔ (الجامع الصغیر)

نیزہ زنی اور بھالا چلانا ایک مستحسن کھیل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ میرے حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے۔ جب کہ کچھ حبشی نیزوں کے ساتھ مسجد کے باہر صحن میں

پرندوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو بھی ممنوع ہے۔

(4) نماز میں سستی/حقوق العباد کا تلف ہونا:

ایسا جائز کھیل جس میں نماز سے غفلت پیدا ہو یا بندوں کے حقوق تلف ہوں، سخت ممنوع ہیں۔

(5) وقت کا ضیاع یا حد سے زائد مشغولیت:

ایسی مشغولیت جس سے وقت کا ضیاع ہو یا اتنی مشغولیت جس سے اس کھیل کی لت لگ جائے یہ بھی لہو و لعب میں داخل ہے۔

(6) والدین کی نافرمانی:

اگر والدین اس کھیل سے منع کریں تو منع ہونا ضروری ہے، اگر والدین کی نافرمانی اس کھیل کی وجہ سے ہوئی تو ایسا کھیل یقیناً ممنوع ہے۔

(7) خود کو ہلاکت میں ڈالنا یا صحت پر اثرات:

ایسے تمام کھیل جن میں اپنی جان کی ہلاکت کا اندیشہ ہو ممنوع ہیں جیسے آزادانہ باسنگ، یا عجیب و غریب خطرناک کھیل علاوہ ازیں صحت پر اثر انداز ہونے والے کھیل بھی ناجائز ہیں۔

(8) تالیاں بجانا:

چیزوں سے خوشی حاصل کرنا لعب کہلاتا ہے۔

(تفسیر نمبر 7، ص 298)

2: جو شریعت میں صراحتاً ممنوع ہیں

شطرنج، نرد شیر (چوسر) پرندوں یا جانوروں کو آپس میں لڑانا، بلا مقصد شکار کرنا، جو الگانا، خود کو ہلاکت میں ڈالنے والے سب کھیل شرعاً ممنوع ہیں۔

3: جن کے بارے میں صراحتاً ممانعت نہ آئی۔

وہ تمام کھیل جن کے بارے میں بصراحت ممانعت نہ آئی مگر وہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہیں۔

(1) بے پردگی/مردوزن کا اختلاط:

ایسا کھیل جس میں مرد اور عورت اکٹھے ہوں، بدنگاہی کا اندیشہ ہو یا ستر نہ ڈھکا ہوا ہو ایسا جائز کھیل بھی سخت ناجائز ہے۔

(2) حرام کاموں کی آمیزش:

(اسراف، جوا، موسیقی) ایسا جائز کھیل جس میں موسیقی، جوا یا اسراف ہو وہ بھی سخت ممنوع ہے۔

(3) کسی انسان یا حیوان کو تکلیف دینا:

ایسا کھیل جس سے کسی انسان، جانوروں یا

ایسا کھیل جس میں تالیاں بجانا یا کوئی کام جو کفار سے مشابہ ہو نوعیت کے اعتبار سے ممنوع ہو تا جائے گا۔ واللہ اعلم ورسولہ اعلم

کتنا کھیلیں؟

اتنا کھیلیں جس سے جسمانی و ذہنی نشوونما

غوثِ پاک کی کرامات

تحریر: ابو حنین سید ثقلین البخاری

اللہ کریم کی قدرت کا یہ دستور ہے کہ لوگوں کی رہنمائی کے واسطے اپنے برگزیدہ بندوں کو بھیجتا رہا ہے، کبھی ان مبارک ہستیوں کا ظہور انبیاء کی صورت میں ہوا، تو کبھی اولیاء کرام کی صورت میں ہوتا رہا، جس طرح رب کریم نے انبیاء علیہم السلام کو معجزات عطا فرمائے کہ ان خرقِ عادت امور کو دیکھ کر لوگ ان کے قریب آئیں اور اللہ کے پیغام کو سن کر اس پر عمل کر سکیں، اسی طرح رب کائنات نے اپنے اولیاء کو بھی کرامات عطا فرمائی، تاکہ ان کرامات کو دیکھ کر لوگوں کے دل عقیدت سے جھک جائیں اور ان کی رہنمائی میں زندگی گزار سکیں۔

اولیاء کرام کی طویل فہرست کو دیکھا جائے تو ان میں ایک ہستی سب سے نمایاں نظر آتی ہے، ان کا نام سرکارِ بغدادِ حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہے، آپ کی مبارک ہستی کو اللہ کریم نے وہ رتبہ عطا کیا جو کہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، آج ہم غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے بارے میں سنیں گے۔ کرامات کو بیان کرنے سے پہلے کرامت کہتے کسے ہیں آئیے سنتے ہیں، چنانچہ عارف باللہ، ناصح الامہ، حضرت سیدنا امام عبدالغنی نابلسی علیہ

ظہور ہوتا رہا چنانچہ آپ کی والدہ ام الخیر فرماتی ہیں: جب میں نے اپنے صاحبزادے عبد القادر کو جنا تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا، تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لیے آئے تو میں نے کہا میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔ پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سیدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بہجة الاسرار، ص 172)

اللہ کریم نے آپ کے ہاتھ پر برسوں پرانے مردوں کو بھی زندہ فرمایا

چنانچہ ایک مرتبہ غوثِ پاک دریا کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک 90 سالہ بڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی، ایک مرید نے بارگاہِ غوثیت میں عرض کی مرشدی! اس ضعیفہ کا اکلوتا خوبرو بیٹا تھا، بیپاری نے اس کی شادی رچائی، دو لہا نکاح کر کے دلہن کو اسی دریا میں کشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کہ کشتی الٹ گئی اور

رحمۃ اللہ القوی کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت امر ہے، جس کا ظہور تمدنی و مقابلہ کے لئے نہ ہو اور وہ ایسے بندے کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کی نیک نامی مشہور و ظاہر ہو، وہ اپنے نبی کا متبع، درست عقیدہ رکھنے والا اور نیک عمل کا پابند ہو۔ (الحدیقة الندیة، ج 1، ص 292)

اس تعریف کے ذریعے صاحب کرامت میں پائی جانے والی شرائط سے بھی آگاہی حاصل ہوئی۔ ان شرائط کو اگر ہم باغور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں تلاش کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ شرائط آپ کی مبارک ذات میں بدرجہ اتم موجود ہیں، کہ آپ کی نیک نامی بھی شرق و غرب میں مشہور، آقائے دو جہاں کے متبع بھی ہیں، عقیدہ بھی ایسا درست کہ ان کا پیرو کار بھی صراطِ مستقیم کی راہ پر گامزن نظر آتا ہے، اور نیک اعمال کی پابندی بھی ایسی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ اللہ کریم نے آپ کو بیشمار کرامات سے نوازا تھا۔ بچپن ہی سے آپ کے وجود سے کرامات کا

و باراتی سطح پر نمودار ہوگئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے آگئی تمام باراتی سرکارِ بغداد سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے، اس کرامت کو سن کر بیٹھا کفار نے آکر غوثِ پاک کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

(سلطان الاذکار فی مناقب غوثِ الاعراب)

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو

اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھے پکارے تو میں اس کی مصیبت دور کروں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ سے اپنی حاجت طلب کرے گا اللہ پاک اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷)

جب بھی کوئی مشکل سامنے آن کھڑی ہو اللہ پاک کی بارگاہ میں غوثِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگیں اللہ نے چاہا تو سب مشکلات کا فوراً حل ہو جائے۔ مزید یہ کہ جو ان کے دامن سے وابستہ ہو جائے اللہ کریم اسے کیا کیا انعامات عطا فرماتا ہے چنانچہ شیخ ابو سعود عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان

دو لہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی، اس واقعہ کو آج بارہ سال گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے کہ بیچاری کا غم جاتا ہی نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی ہے اور بارات نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اس بڑھاپا پر بڑا ترس آیا، آپ نے اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھادیے چند منٹ تک کچھ ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الہی میں عرض کی: یا اللہ اس قدر تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکم "کن" دے کر تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر حکمت کے پیش نظر چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے بارہ سال ہو گئے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزہ ریزہ کو اجزائے جسم میں اکٹھا کروا کر دوبارہ زندگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وقت ہے، ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکایک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ بمع دو لہا دلہن

کرتے ہیں: ہمارے غوثِ پاک اپنے مریدوں کے لیے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان کا کوئی بھی مرید بغیر توبہ کئے نہیں مرے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۹۱)

پاک کے مریدوں میں شامل ہو جائیں، کہ ان کی نسبت سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں، اللہ کریم ہم سب کو غوثِ پاک کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے۔

میری عرض ہے جن سے ممکن ہو غوثِ

10 اکتوبر 2022

درس حدیث ترجمہ و تشریح

اور اس کے تحت شرعی مسائل (قطب نمبر 154)

از قلم محمد مجیب قادری

- (1) آقا علیہ السلام کے فرزند حضرت ابراہیم کی وفات کس ماہ میں ہوئی؟
- (2) دوسرے کی کسی چیز پر قبضہ جمانا یا ایسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرنا جو اس کی نہیں شرعاً کیا حکم ہے؟
- (3) جو کسی کو کافر، فاسق، منافق یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارے اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟
- تفہیم الحدیث والتشریح
- رقم الحدیث ۱۵۴
- کتاب العان، درس الحدیث ۱۵۴
- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الامین
بسم اللہ الرحمن الرحیم
- عَنْ أَبِي دَاوُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لغيرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ، إِلَّا كَفَرَ، وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلِيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ، أَوْ قَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَاذَ عَلَيْهِ).
- كَذَا عِنْدَ مُسْلِمٍ، وَللْبُخَارِيِّ نَحْوَهُ

ٹھکانہ جہنم بنالے، جس نے کسی کو کہا اے اللہ کے دشمن اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی،

مفردات الحدیث

۱/ اذَّعَى. جس نے دعویٰ کیا۔ جس نے اپنے آپ کو منسوب کیا۔

۲/ وَلِيَّتَبَوُّا. اور چاہے کہ وہ پکڑے۔

۳/ مَفْعَدًا. اپنا ٹھکانہ۔

۴/ عَدُوًّا لِلَّهِ. اللہ کا دشمن۔

۵/ حَارَّ عَلَيْهِ. لوٹا اس پر۔

مفہوم الحدیث

جو شخص جان بوجھ کر اپنی نسبت اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے، یہ جرم شریعت کی نگاہ میں کفر کے مترادف ہے، جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو حقیقتاً اس کی نہیں، اس جرم کے ارتکاب سے وہ شخص امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے کسی شخص کو اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے کی طرف پلٹ آئے گی۔

ارواہ مسلم، عن أبي ذر رضي الله عنه في كتاب الإيمان، باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، برقم 61، والبخاری، عن أبي ذر رضي الله عنه أيضاً بلفظ: «ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر بالله، ومن ادعى قومًا ليس له فيهم نسب، فليتبوأ مقعده من النار» في كتاب المناقب، باب، برقم 3508، وكتاب الأدب، باب ما ينبغي من السباب واللعن، برقم 6045، بلفظ: «لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق، ولا يرميه بالكفر، إلا ارتدت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك»

معنى الحدیث

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا، جو کوئی کسی ایسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے وہ اپنا

احکام الحدیث

دن حضور علیہ السلام کے فرزند ابراہیم نے وفات پائی سورج گھر گیا تو آپ نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں میں نماز پڑھائی (مسلم) ۶/ حضرت ابراہیم ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ پاک میں پیدا ہوئے، سولہ ۱۶ یا اٹھارہ مہینے زندہ رہے اور منگل کے دن دس ربیع الاول یا جمادی الاول ۱۰ھ میں وفات پائی، اس دن سورج کو گرہن لگا۔ (لمعات و مرقات)

۷/ اس سے معلوم ہوا کہ ریاضی والوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ سورج گرہن چاند کی ۲۸، ۲۷ یا ۲۹ ہی ہو سکتا ہے۔

۸/ اقا علیہ الصلاة والسلام دو رکعتیں پڑھائیں جس کی ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے کیے۔ اس سے پہلے گزر چکا کہ ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔

(المرآة ج ۲ ص ۱۰۷ مکتبۃ المدینۃ)

از قلم محمد مجیب قادری خادم دارالافتاء البرکاتی علماء فاؤنڈیشن شرعی سوال و جواب ضلع سرہانہ نیپال

۱/ جان بوجھ کر کسی دوسرے خاندان کی طرف اپنی نسبت کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع ہے اس پر سخت وعید سنائی گئی، شریعت میں اس کو کفر کے مترادف قرار دیا گیا ہے،

۲/ اگر لاعلمی کی بناء پر کسی دوسرے خاندان کی طرف نسبت مشہور ہو جاتی ہے تو اس پر شرعاً کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں دیتا،

۳/ دوسرے کی کسی چیز پر قبضہ جمانا ایسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرنا جو اس کی نہیں شرعاً ممنوع ہے، اس جرم کے ارتکاب سے انسان امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے،

۴/ جو کسی کو کافر، فاسق، منافق یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی،

۵/ روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس

اہل بیت اور مسلک اہل سنت و جماعت (قسط ثانی)

از: محمد بلال ناصر عطاری

فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها
ثم جاء على فادخله ثم قال إنما يريد الله
ليذهب عنكم الرجس أهل البيت
ويطهركم تطهيرا- رواه مسلم وحديث
سعد بن ابى وقاص قال لما نزلت هذه
الاية ندع أبناءنا وأبناءكم ونساءنا
ونساءكم وأنفسنا وأنفسكم دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا
وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم
هؤلاء اهل بيتى رواه مسلم وحديث
واثلة بن الأسقع انه صلى الله عليه
وسلم تلا هذه الاية إنما يريد الله
ليذهب عنكم الرجس الاية وقال لعلى
وفاطمة وابنيهما اللهم هؤلاء اهل بيتى
وخاصتى فاذهب عنهم الرجس
وطهرهم تطهيرا- واخرج الترمذى
وغيره عن عمر بن ابى سلمة وابن جرير
وغيره عن أم سلمة ان النبى صلى الله

مشهور مفسر القاضى المولوى ثناء اللہ پانی
پتی المنظہری (المتوفى 1225ھ) اپنی کتاب
"التفسير المنظہری" میں آیت تطہیر کے تحت پہلے
وہ احادیث لائے جن میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہل بیت میں سے
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت
فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، اور حضرات حسین
کریمین رضی اللہ عنہما کیلئے آیت تطہیر کو تلاوت
فرمایا، لکھتے ہیں:

"ذهب ابو سعید الحدری وجماعة من
التابعين منهم مجاهد وقتادة وغيرهما
الى انهم على وفاطمة والحسن والحسين
رضى الله عنهم لحديث عائشة قالت
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
وعليه مرط «يعنى عليه صورة الرجل-
منه رح» يعنى عليه صورة الرجل- منه
رح مرحل من شعر اسود فجاء الحسن ابن
على فادخله ثم جاء الحسين بن على

علیہ وسلم دعا علیا وفاطمہ وحسنا
وحسینا لما نزلت هذه الایة إنما یرید
الله لیذهب عنکم الرجس فحللهم
بکساء فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی
فاذهب عنهم وطهرهم تطهیرا"

ترجمہ:- (1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور تابعین کی جماعت میں سے حضرت
مجاہد وقتادہ رحمۃ اللہ علیہما اس طرف گئے ہیں کہ
یہاں اہل بیت سے مراد حضرت علی و فاطمہ و
حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں، ان کی
دلیل حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ
فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح
اس حال میں نکلے کہ آپ پر چادر تھی
الخ"۔ اس کو امام مسلم نے نقل کیا۔ {یہ حدیث
طوالت کے ساتھ ماقبل میں گزر چکی ہے}۔

(2) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں: جب یہ آیت "ندع ابناءنا و
ابناءکم ونساءنا و نساءکم" نازل ہوئی تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت علی، فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ

عنہم اجمعین کو بلایا پھر فرمایا: "اے اللہ یہ میری
اہل بیت ہیں"۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا۔
(3) حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں: رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آیت تطہیر
"انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس
الخ" تلاوت فرمائی اور حضرت علی، فاطمہ
اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین کیلئے
فرمایا: "اے اللہ! یہ میری اہل بیت ہیں اور
میرے خاص ہیں پس ان سے ناپاکی کو دور فرما
دے اور انہیں خوب ستھر کر دے"۔

(4) حضرت عمر بن ابی سلمہ اور ابن جریر وغیرہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہیں: جب یہ آیت "انما یرید الله
لیذهب عنکم الرجس الخ" نازل ہوئی
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
علی، فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم
اجمعین کو بلایا اور انہیں چادر سے ڈھانپ لیا اور
عرض کی، اے اللہ! یہ میری اہل بیت ہیں پس تو
ان سے رجس کو دور کر دے اور انہیں خوب
ستھر فرما دے۔

[التفسیر المظہری - سورة الاحزاب تحت الآیة 33- حصہ 7 - صفحہ 338- مکتبۃ الرشیدیۃ، البانستان]

ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد ان کے اطلاق پر کلام کرتے ہوئے علامہ ثناء اللہ پانی پتی، صاحبِ تفسیر المظہری رحمہ اللہ (المتوفی 1225ھ) فرماتے ہیں:

"هذه الأحادیث ونحوها لا تدل علی تخصیص الحكم بهؤلاء الاربعة رضی اللہ عنہم ویأبأه ما قبل الایة وما بعدها ویأبأه العرف واللغة لان الأصل فی استعمال اهل البيت لغة النساء واما الأولاد وغيرهم فانها یطلق علیهم تبعاً لان لهم بیوتا متغايرة غالباً وقد قال اللہ تعالیٰ حکایة عن قول الملائكة لسارة امرأة ابراهیم علیہ السلام أتعجبین من أمر اللہ رحمت اللہ وبرکاته علیکم اهل البيت والحق ما ذکرنا ان الایة یعم جمیع اهل البيت وان کان سوق الکلام للنساء عن أمر سلمة رضی اللہ عنہا قالت فی بیتی أنزلت إماماً یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البيت

قالت فأرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمة وعلی والحسن والحسین فقال هؤلاء اهل بیتی فقلت یا رسول اللہ اما انا من اهل البيت قال بلی ان شاء اللہ- رواه البغوی وغیره هذا الحدیث يدل علی ان اهل البيت یعم کلهم وکلمة ان شاء اللہ للتبرک وقال زید بن أرقم اهل بیته من حرم علیہ الصدقة ال علی وال عقیل وال جعفر وال عباس وال الحارث بن عبد المطلب".

ترجمہ:- مذکورہ احادیث اور ان کی مثل احادیث اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ حکم کا خاص ہونا ان چار نفوسِ قدسیہ کیساتھ ہے، آیت کا سیاق و سباق دونوں اس کا انکار کرتے ہیں اور عُرف و لغت بھی اس کا انکار کرتے ہیں، کیونکہ لغوی طور پر حقیقتاً اهل بیت کا استعمال بیویوں کیلئے ہوتا ہے پس بہر حال اولاد اور اس کے علاوہ پر اهل بیت کا اطلاق تبجاً ہوتا ہے کیونکہ غالب طور پر ان کے گھر جدا ہوتے ہیں اور تحقیق اللہ

ہیں) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ فرمایا: کیوں نہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو امام بغوی اور ان کے علاوہ نے روایت کیا۔ اور یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لفظ اہل بیت سب کو شامل ہے اور کلمہ "ان شاء اللہ تعالیٰ" تبرک کیلئے ہے۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے جیسے آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس، آل حارث بن عبدالمطلب۔

[التشیر المظہری - سورة الاحزاب تحت الآية 33 - حصہ 7 - صفحہ 338+39 - مکتبۃ الرشیدیہ، الباکستان]

تعالیٰ نے فرشتوں کے قول کو بطورِ حکایت ذکر فرمایا جو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ سے کہا تھا "کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو، اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں"۔ اور حق یہ ہے جس کو ہم نے ذکر کیا کہ آیت جمیع اہل بیت کو شامل ہے، اگرچہ اس کلام کو بیویوں کیلئے چلایا گیا ہے، اُس روایت کی وجہ سے جو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے، فرماتی ہیں: "میرے گھر میں آیت تطہیر نازل ہوئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی طرف بھیجا پھر فرمایا "یہ میری اہل بیت ہیں"، (ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی

ہم جنس پرستی

محمد مجیب قادری

ہم جنس پرستی یعنی ایک مرد کا دوسرے مرد سے یا ایک عورت کا دوسری عورت سے جنسی خواہش کی تکمیل کرنا شرعاً کیا حکم ہے؟

اجازت ہے تفصیلاً واضح فرمادیں؟

سائلہ ثانیہ عباس شہر دار السلام ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین
اس بارے میں کہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الّامین
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الجواب بعونہ تعالیٰ عزوجل

عورت کی عورت سے اس قدر محبت ہو جائے جو
درست نہیں اور گناہ سرزد ہو جائے تو کیا ازالہ
ہے؟، کیسے توبہ کی جائے؟ اور بعد ازیں دونوں
نادم ہیں خود کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو کیا بات
چیت کی گنجائش ہے الگ الگ شہر میں رہائش
ہے،

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے
تائب ہو جائے فرائض کے ساتھ نوافل کی کثرت
اور صدقہ واجبہ کے ساتھ صدقہ نافلہ ادا کرے۔
اور آئندہ کے لئے عزم مصمم کر لے کہ یہ گناہ کبھی
نہیں کرنی ہے

۲/ بات چیت کرنے اور دیگر معاملات میں کوئی
حرج نہیں ہے عیدین یا ملاقات کے وقت بوسہ
لینا جائز نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ہم جنس پرستی
یعنی ایک مرد کا دوسرے مرد سے یا ایک عورت کا
دوسری عورت سے جنسی خواہش کی تکمیل کرنا
قطعاً جائز نہیں ہے، اگر بالفرض نفسانی خواہشات
اور لازم فرمائیں کس قدر بات چیت اور ملنے کی
گنجائش ہوگی؟ کیوں کہ بہت عرصہ کا تعلق ہے
چھوڑنا ناممکن ہے۔ یعنی عید و خوشی کے موقع پر
دکھ سکھ کے موقع پر تو کیسے ملا جائے گا گلے ملنا و
بوسہ دینا وغیرہ کس حد تک یہ معاملات کی

مراد ہے، اجنبی عورت سے دبر میں بد فعلی کرنے کا حکم یہ نہیں کیونکہ یہ عمل قوم لوط نہیں، اپنی بیوی سے دبر میں وطی حرام ہے مگر اس پر بھی یہ سزا نہیں۔ (ازمرقات مع الزیادة)

خیال رہے کہ امام اعظم کے نزدیک لواطت میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالی بطور تعزیر قتل کے لیے ہے، صاحبین اور امام شافعی کے ہاں لواطت کا حکم زنا کا سا ہے کہ فاعل اگر محصن ہے تو رجم کیا جائے گا اور اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے کھائے گا، امام مالک و احمد کے نزدیک بہر حال رجم کیا جائے گا محصن ہو یا غیر محصن مگر امام اعظم کا قول بہت قوی ہے کیونکہ یہاں سزا قتل تجویز فرمائی گئی، زنا کی سزا قتل نہیں،

(المرآة ج ۵ ص ۳۸۳ مکتبۃ المدینة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت کے الفاظ ہیں

اقتلوا الفاعل والمفعول به احصنا
اولم یحصنا

کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا دونوں کو قتل

پر قابو نہ ہو تو کسی دیندار لڑکے سے نکاح کر لے کیوں کہ غیر شرعی طریقے پر خواہش کی تکمیل بہر حال ناجائز و حرام ہے
حدیث پاک میں ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
وجدتموه يعبل عمل قوم لوط فاقتلوا
الفاعل والمفعول به الخ

(ترمذی، رقم: ۱۳۰۶، باب ما جاء في حد اللوطی)

روایت ہے حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم جسے قوم لوط کا کام کرتے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

اس جملہ میں من سے مراد ہر مجرم ہے شادی شدہ ہو یا کنوارا اور پانے سے مراد صرف دیکھنا نہیں بلکہ جاننا ہے یعنی جس شخص کا اғلام ثابت ہو جائے۔ اғلام ثابت ہونے کے لیے دو گواہ یا ایک بار اقرار کافی ہوگا دوسرے جرموں کی طرح کیونکہ یہ زنا نہیں اس کی سزا زنا کی سی ہے۔ خیال رہے کہ یہاں لڑکے سے بدکاری

کردو شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ

(ابن ماجہ ۲۵۲۲)

دو عورتوں کا باہم لطف اندوز ہونا اور جنسی لذت حاصل کرنا بھی ناجائز اور حرام عمل ہے،

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں

اگر دو عورتیں ہم جنسی کا عمل کرتی ہیں تو دونوں

زانی اور ملعون ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے

منقول ہے (اذا اتت المرأة فھما زانیتان)

جب دو عورتیں ہم جنسی کا عمل کرتی ہیں تو دونوں

بدکار ہوتی ہیں

جنسی لذت کہ تسکین کی ایک صورت

استلذاذ بالید (ہاتھ کے ذریعے لطف اندوز ہونا)

مشت زنی ہے، مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ، جمہور علماء

کا مذہب ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور یہی

مذہب صحیح مذہب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(والذین ہم لفردھم حفظون الا علیٰ اذواجہم او ما ملکت

ایسانہم فانہم غیر ملومین ابتغی وراء ذلک فاولیک ہم

العادون)

اور کامیاب ہونے والے مومن وہ لوگ ہیں جو

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے

اپنی بیویوں اور زیر ملکیت لونڈیوں کے کہ ان پر

محفوظ نہ رکھنے میں وہ قابل ملامت نہیں ہے

البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہ یہ عادت

پھلانگنے والے ہیں امام ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں

امام شافعی نے اور جنہوں نے ان کی موافقت کی

ہے اسی آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ

مشت زنی حرام ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مغربی سماجی نظام میں

بگاڑ ہے تو مسلمانوں کے موجودہ سماج میں بھی

بگاڑ ہے تاہم دونوں کے درمیان ایک واضح فرق

ہے۔ مسلم سماج کا بگاڑ اسلام سے انحراف ہے

جبکہ مغربی سماج کا بگاڑ عین اس کے اصولوں پر

عمل کرنے کا نتیجہ ہے

کسی مرد کی مرد اور عورت کی عورت سے شادی کو

قانونی تحفظ دے رکھا ہے اب ان کی کوشش ہے

کہ مسلم ممالک میں بھی اس فعل بد کو جرم نہ سمجھا

جائے اور اس کے لیے وہ اپنے تمام وسائل

استعمال کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق پر قائم رہنے اور جہاد فی

سبیل اللہ کے ذریعے سے کفار کی اللہ تعالیٰ سے

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب
 مفتی محمد مجیب قادری
 لہان 18 خادم دار الافتاء البرکاتی علماء فاؤنڈیشن
 شرعی سوال و جواب ضلع سرہانہ پپال

اعلانیہ بغاوت کو کچلنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ
 اب اللہ تعالیٰ کا قانون آسمانی عذاب کی بجائے
 مسلمانوں کے ہاتھوں سزا دینا ہے
 ان سے لڑو اللہ انھیں تمہارے ہاتھوں سے سزا
 دے گا۔ (التوبہ)

مسلمانوں کے بگاڑ کا حل یہ ہے کہ وہ اسلام کے
 چھوڑے ہوئے اصول کو دوبارہ اختیار کریں۔

بجے اور قرآن پاک

محرر: محمد عادل عطاری

ہے جو کل بروز قیامت ہماری کامیابی کا بہت اہم
 ذریعہ ہے۔

یہی وجوہات تھیں کہ ہمارے بزرگان دین قرآن
 پاک سے بہت محبت فرماتے تھے، خود بھی
 پابندی سے قرآن پاک پڑھا کرتے اور
 اپنے بچوں کو بھی سب سے پہلے قرآن پاک کی
 تعلیم دیتے،

تو پیارے بچوں ہمیں بھی تو قرآن پاک کی برکتیں
 حاصل کرنی ہیں نا تو سب سے پہلے قرآن پاک
 سے محبت کرنا شروع کیجیے اور کیا آپ کو معلوم

الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان
 کے لیے سب سے بڑا تحفہ اسکے رب کی طرف
 سے قرآن پاک ہے۔

تو پیارے بچوں! قرآن پاک وہ برکت والی کتاب
 ہے کہ جس کو دیکھنا نیکی، جس کو پائی کی حالت میں
 چھونا نیکی، جس کو درست پڑھنا نیکی، جس کو
 درست سننا نیکی اور جس کو درست یاد کرنا بھی نیکی
 ہے۔

یہ وہ برکت والی کتاب ہے جو دنیا میں ہمیں رب
 تعالیٰ کا سیدھا راستہ دکھاتی ہے اور یہی وہ کتاب

(مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد: 3 حدیث نمبر: 2141)

سبحان اللہ؛ قرآن پاک یاد کرنے والا کس قدر خوش قسمت ہے کہ اس کی تو مغفرت ہوگی ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی سفارش سے اور لوگ بھی بخشے جائیں گے۔

اور قرآن کریم یاد کرنے سے جنت میں بھی اونچا درجہ ملے گا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن والے سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور یوں ہی آہستگی سے تلاوت کر جیسے دنیا میں کرتا تھا آج تیرا ٹھکانہ اور مقام وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔"

(مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد: 3 حدیث نمبر: 2134)

تو جسے قرآن پاک جتنا زیادہ یاد ہوگا اسے جنت میں درجات بھی اتنے زیادہ ملیں گے

پیارے بچوں یہ بات یاد رکھیں قرآن پاک یاد کر لینا بہت آسان ہے

لیکن اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہے کیونکہ جس طرح قرآن پاک جلدی یاد ہو جاتا ہے اسی طرح اگر یاد کی ہوئی آیات کو نہ پڑھا جائے تو یہ بہت جلدی ذہن سے نکل بھی جاتا ہے

ہے کہ ہم کس طرح قرآن پاک سے محبت کر سکتے ہیں؟

آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن سے محبت کیسے کی جائے

تو پیارے بچوں قرآن پاک سے محبت کا بہت آسان اور بہت بابرکت طریقہ خوب اس کی تلاوت کرنا ہے کیونکہ جب ہم قرآن پڑھیں گے تو ہی ہمیں برکتیں ملیں گی اور جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنی برکتیں ملیں گی تو قرآن پاک کو خوب پڑھنے کی نیت کیجئے

اور ہاں یہ بھی یاد رکھیے کہ قرآن پاک کو یاد کر لینے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے آئیے میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "جو قرآن پڑھے پھر اسے یاد رکھے، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن کے لیے دوزخ ضروری ہو چکی۔"

باوجود اپنے یاد پر اعتماد نہ کرو، یہ بہت جلد بھول جاتا ہے کیوں نہ ہو کہ کلام الہی قدیم اور ہم حادث، ہم کو اس سے نسبت ہی کیا ہے یہ رب تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہم اسے سیکھ لیتے ہیں اور یہ ہمارے ذہنوں میں سما جاتا ہے تو ہماری ذرا سی غفلت اور لاپرواہی سے یہ نعمت ہم سے جاتی رہے گی)۔

(رآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد: 3 حدیث نمبر: 2187)

تو پیارے بچوں قرآن کریم کو اچھی طرح یاد بھی کرنا ہے اور اس کے بعد اس کی حفاظت بھی کرنی ہے

اللہ کریم ہم تمام کو قرآن پاک کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قرآن کی تکراری رکھو (یعنی قرآن شریف کی تکراری کرنے سے مراد ہے اس کا دور کرتے رہنا، اس کی تلاوت کی عادت ڈالنا، خصوصاً حافظ صاحبان کے لیے ظاہر یہ ہے کہ قرآن سے مراد الفاظ قرآن، معانی قرآن علوم قرآن اور مسائل قرآن سب ہی ہے یعنی حفاظ اپنے حفظ کی، قاری صاحبان تجوید کی، علماء علوم قرآنیہ کی تجدید و تکرار کرتے رہیں، ورنہ بھول جانے کا اندیشہ ہے۔)

اسی حدیث شریف میں مزید پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن رسی میں بندھے اونٹ سے زیادہ بھاگ جانے والا ہے" (یعنی جیسے اونٹ کو باندھنے کے باوجود اس سے غافل نہیں ہوتے اسی لیے قرآن شریف حفظ کرنے کے

بچوں کی کہانی

ابوالخیر عبدالحسیب قادری

متاثر ہو کر میں نے عہد کیا کہ درود شریف کہ متعلق کتاب لکھوں گا پھر آپ نے درود شریف کی کتاب دلائل الخیرات لکھی۔

سبحان اللہ دیکھا آپ نے اس بچی کو اپنے پیارے رسول، رسول مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے ہوئے پھول، پر درود پاک پڑھنے کی کیسی برکت ملی کہ اس کے تھوک ڈالنے سے کنویں کا پانی بڑھ گیا۔ اس بچی کی طرح ہمیں بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے۔ ہم چاہیے کھڑے ہوں چل رہے ہوں بیٹھے ہوں ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ درود شریف پڑھتے رہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا (بکریاں چرانے والا) وہاں آگیا آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا اے دسترخوان سے آپ بھی کچھ

حضرت سیدنا شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں سفر پر تھا، ایک مقام پر نماز کا وقت ہو گیا، وہاں کنواں (well) تو تھا، مگر ڈول (buckst) اور رسی (rope) نہیں تھی۔ میں اس فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر سے ایک بچی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: بیٹی رسی اور ڈول۔ اس نے پوچھا آپ کا نام؟ کہا: محمد بن سلیمان جزولی۔ بچی نے حیرت سے کہا: آپ وہی ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بچ رہے ہیں مگر حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی بھی نہیں نکال سکتے! یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھوک دیا، کمال ہو گیا! آنا فانا پانی اوپر آگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کرنے کے بعد اس بچی سے فرمایا، بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصل کیا؟ کہنے لگی: میں بکثرت درود شریف پڑھتی ہوں اسی کہ برکت سے یہ کرم ہوا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس، بچی سے

لے لیجئے عرض کی میرا روزا ہے۔

خرید لیں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم اس سخت گرمی کے دن میں روزا رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو،

پہر چرواہے کو آزاد کر دیا

اور بکریاں بھی اسے تحفے میں دے دیں۔

سچ بولنے سے دنیا و آخرت دونوں میں عزت ملتی ہے

اس نے کہا اللہ کی قسم میں یہ اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ۔ زندگی کے گزرے ہوئے دنوں کی تلافی (بدلہ ادا) کر لوں۔

سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے کیوں کہ سانچ کو آنچ نہیں ہے یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

اپ رضی اللہ عنہما نے اس کی پرہیزگاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا:

علملاً اسلام کو اپنائیے!

اللہ جل جلالہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان اور پھر کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کیا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا یہ

تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچ دو؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دے گے تاکہ تم اس سے روزہ افطار کر سکو،

اس نے جواب دیا یہ بکریاں میری نہیں ہیں،

حق ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہما نے آزمانے کے لیے ارشاد فرمایا اپنے مالک سے کہ دینا بھیڑیا ان میں سے ایک کو لے گیا ہے غلام نے کہا تو:

ہم اپنی حیات کے آخری لمحے تک، شریعت مصطفیٰ پر عمل پیرا ہیں۔ زندگی کا اک اک پل رہ جنت کی طرف ہمارا سفر آسان بنانے والا ہو۔ ہمارے لیل و نہار قرب الہی کی اعلیٰ منازل کو پا لینے میں صرف ہوں۔ ہمارا ہر عمل ہمیں جہنم میں جانے سے روک دینے والا ہو۔ ہماری

پہر اللہ تو دیکھ رہا ہے وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اس پر میری پکڑ فرمائے گا

جب آپ رضی اللہ عنہ مدینے واپس تشریف لائے تو اس کے مالک سے غلام اور ساری بکریاں

- روحانیت روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہو گئے
1. محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتقاد
2. ملک کے معروف، باعمل اور خوبصورت ہم جنت کے متلاشی ہیں
- آواز کے مالک نعت خوانوں کا مدح سرائی کرنا
3. وعظ و نصیحت سے بھرپور بیان
4. اعزاء و اقارب کو اس خوبصورت بزم کا حصہ بنانا
5. تمام ترائیکٹیویٹیز کا شریعت کے مطابق ہونا
- یہ ہے اسلام کا حسن۔ یہ ہے مذہب کو دل و جان سے چاہنا۔ یہ ہے ہر حال میں اپنی "لو" اللہ اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے لگائے رکھنا۔
- قرآن کہتا ہے "اذْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً"
- اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ
- ہمیں اپنے نظام حیات کو اسلام کی روشنی میں گزارنا ہو گا ہمیں اپنے رویوں کو شریعت کی پاسداری کا دامن دینا ہو گا
- عمل علی اصول الاسلام، انشاء اللہ دونوں جہاں میں فلاح کا سبب بن جائے گا
- اللہ جل جلالہ ہمیں اپنے مقررین بندوں میں شامل فرمائے آمین
- ہمارے اعمال و افعال اس بات پر شاہد ہوں کہ
- قلب مصطفیٰ کی راحت بننے کے پیاسے ہیں
- اولیاء کی صفات کو دل و جان سے اپنانا چاہتے ہیں
- بارگاہ الہی میں سرخروئی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- ہمیں امتی ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے
- مندرجہ بالا نکات کو اپنے عمل میں لازمی کرنا
- چاہئیے
- آج ایک ایسا عمل آپ کے ساتھ شنیر کرنا ہے
- ۔ جس کو اگر اس طریقے سے کیا جائے جو آگے
- بیان ہو گا
- تو انشاء اللہ اس کا فائدہ نسلوں میں جائے گا۔ دنیا
- بھی اچھی ہوگی اور آخرت میں بھی کامیابی قدم
- چومے گی۔
- میں نے کچھ دن پہلے ایک عالمی مذہبی تنظیم
- سے وابستہ، ایک باعمل نعت خواں کی صاحبزادی
- کی ولادت کا ایک سال مکمل ہونے پر منعقد
- ہونے والی ساگرہ کی تقریب دیکھی
- ساگرہ میں ماشاء اللہ کیا کیا اعمال سرانجام دیئے

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)۔ عبد مصطفیٰ آہیشل	اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہا گیا ہے؟۔ عبد مصطفیٰ
اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔ عبد مصطفیٰ	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔ عبد مصطفیٰ آہیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔ عبد مصطفیٰ	شب معراج غوث پاک۔ عبد مصطفیٰ
شب معراج نعلین عرش پر۔ عبد مصطفیٰ	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔ عبد مصطفیٰ
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔ عبد مصطفیٰ	مقرر کیسا ہو؟۔ عبد مصطفیٰ
غیر صحابہ میں ترضی۔ عبد مصطفیٰ	اختلاف اختلاف اختلاف۔ عبد مصطفیٰ
چند واقعات کر بلا کا حقیقی جائزہ۔ عبد مصطفیٰ	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔ کنیز اختر
سکس تاج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔ عبد مصطفیٰ	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔ عبد مصطفیٰ
عورت کا جنازہ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔ عبد مصطفیٰ
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)۔ عبد مصطفیٰ	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ عبد مصطفیٰ
محرم میں نکاح۔ عبد مصطفیٰ	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔ عبد مصطفیٰ
ایک نکاح ایسا بھی۔ عبد مصطفیٰ	کافر سے سو۔ عبد مصطفیٰ
میں خان تو انصاری۔ عبد مصطفیٰ	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔ عبد مصطفیٰ
جرمانہ۔ عبد مصطفیٰ	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟۔ عبد مصطفیٰ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔ عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔ عرفان برکاتی
کلام عبید رضا۔ عبد مصطفیٰ آہیشل	مسائل شریعت (جلد 1)۔ سید محمد سکندر روارٹی
اسے گروہ علما کے دو میں نہیں جانتا۔ مولانا حسن نوری گوندوی	سفر نامہ بلادِ غم۔ عبد مصطفیٰ
منصور علاج۔ عبد مصطفیٰ	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں۔ علامہ وقار رضا قادری
مفتی عظیم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔ مولانا محمد سلیم رضوی	سفر نامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان۔ علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نیما فالتواؤ کی تحقیق۔ زبیر جمالی
طائر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں۔ عبد مصطفیٰ
سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفیٰ	علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)

یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری	مومن ہونے میں سکتا۔ فہم جیلانی مصباحی
جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلیٰ حضرت۔ سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی	زرخانہ اشرف۔ محمد میر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ۔ محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تجاریہ۔ محمد ساجد مدنی
انبیاء کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق۔ اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب۔ غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (المنفی البریلوی)۔ محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی۔ علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت۔ محمد سلیم رضوی	صحابہ یا ملقاتہ؟۔ مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں۔ ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم۔ ابن جاوید ابوداد محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی۔ ابن شعبان چشتی	اہمیت مطالعہ۔ دانیال اسمیل عطاری
دعوت انصاف۔ علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یادراہ الاسلام؟۔ عبد مصطفیٰ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات۔ محمد ساجد قادری کٹیہاری	(76) تحریرات ابن جمیل۔ ابن جمیل محمد طویل

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE



 PhonePe  G Pay  paytm 9102520764

OUR DEPARTMENTS:

enikah

E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS
ROMAN BOOKS

PS
graphics

PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT



   /abdemustafaofficial

 for more details WhatsApp on +919102520764



Also read part of
last month
(Rabiul Awwal, 1444H)



A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For further inquiry: info@abdemustafa.in

M

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

